عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY · KHATM-E-NUBUWWAT · KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

قیمت: ۸ روپے

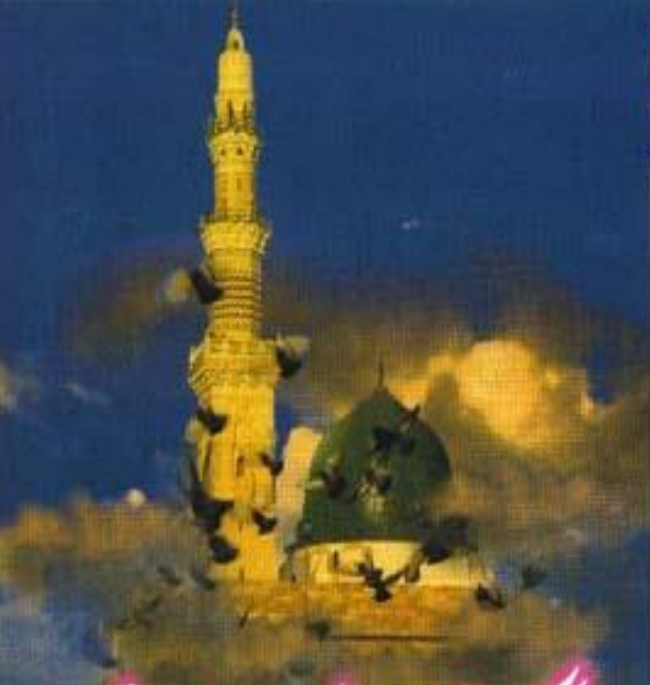

بارگاہِ رحمت میں حاضری

جلد نمبر ۲۰ | ۲۲ تا ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق ۷ تا ۱۳ دسمبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۲۹

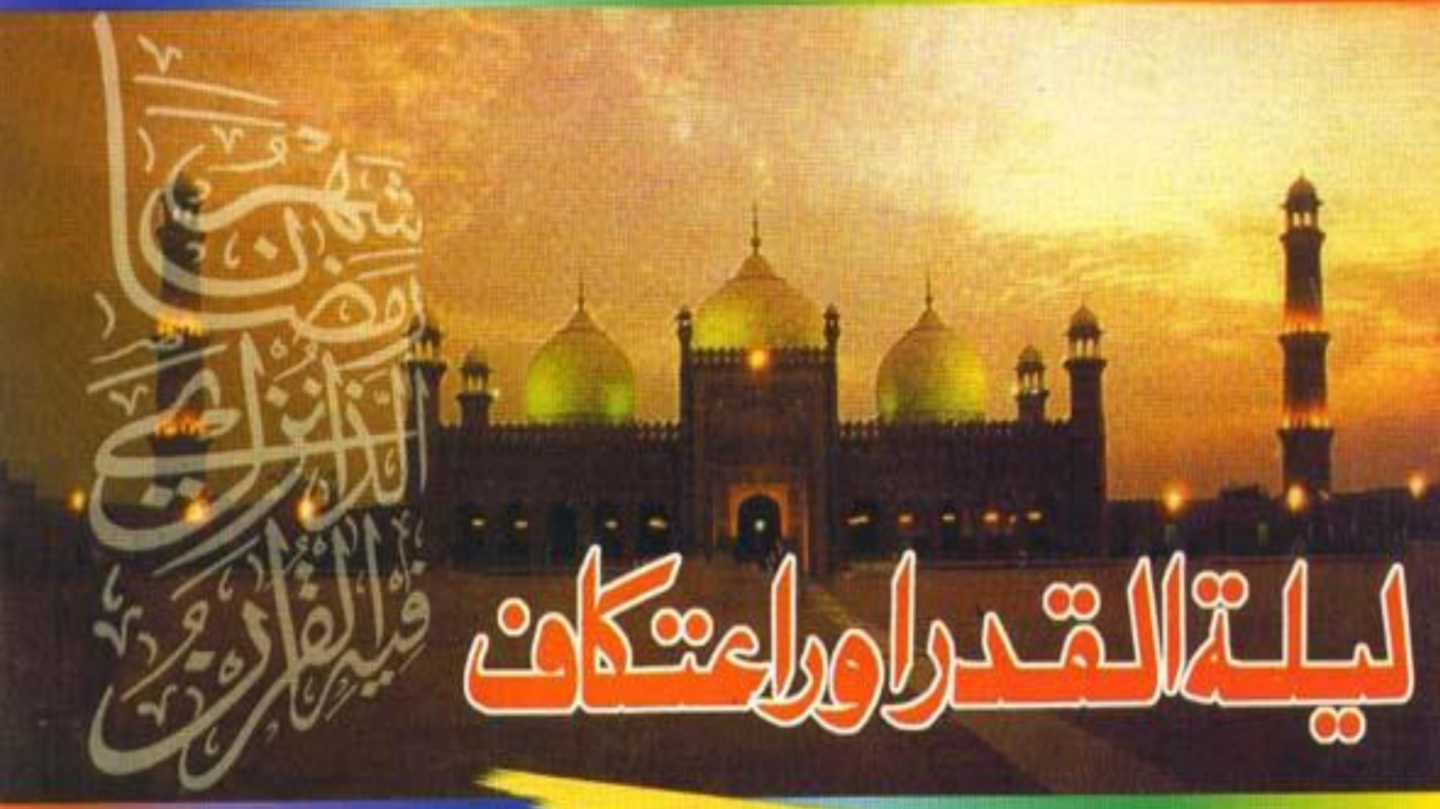

لیلۃ القدر اور اعتکاف

مرزا قادیانی اور اوصاف نبوت میں تضاد

ہے وہ ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام

تعارف قرآن بزبان قرآن

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں اور اس کی نیت کے الفاظ زبانی کہنا ضروری نہیں:

س:... اب ماہِ رمضان کا مہینہ ہے میں نے اعتکاف میں بیٹھنا ہے آخری دس دن' پوچھنا یہ ہے: (۱) اعتکاف کی نیت کیسی کرنی چاہئے' (۲) اعتکاف کتنی قسموں کا ہوتا ہے' (۳) اگر اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں چلا جائے اور اگر پاخانہ کی حاجت ہو تو حاجت سے فارغ ہوکر دوبارہ نیت کرنی چاہئے یا نہیں؟

ج:... (۱) اعتکاف کی نیت یہی ہے کہ اعتکاف کے ارادے سے آدمی مسجد میں داخل ہوجائے اگر زبان سے بھی کہہ لے کہ مثلاً میں دس دن کے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں تو بہتر ہے' (۲) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے باقی دنوں کا اعتکاف نفل ہے اور اگر کچھ دنوں کے اعتکاف کی منت مانی ہو تو ان دنوں کا اعتکاف واجب ہوجاتا ہے' پس اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب' سنت اور نفل (۳) اگر رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف کیا ہو تو ایک بار کی نیت کافی ہے اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہوکر جب مسجد میں آئے تو دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں۔

اعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے:

س:... اعتکاف کے واسطے ہر شخص مسجد میں بیٹھ سکتا ہے یا صرف بزرگ؟

ج:... اعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے' لیکن نیک اور عبادت گزار لوگ اعتکاف کریں تو اعتکاف کا حق زیادہ ادا کریں گے۔

جس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں بھی اعتکاف جائز ہے:

س:... جس مسجد میں جمعہ ادا نہ کیا جاتا ہو وہاں اعتکاف ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ج:... جامع مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے تاکہ جمعہ کے لئے مسجد چھوڑ کر جانا نہ پڑے' اور اگر دوسری مسجد میں اعتکاف کرے تو جامع مسجد اتنی دیر پہلے جائے کہ خطبہ سے پہلے تحیۃ المسجد اور سنتیں پڑھ سکے۔ اور جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنی اعتکاف والی مسجد میں آجائے۔ جامع مسجد میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے' لیکن اگر وہاں زیادہ دیر ٹھہر گیا تب بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

اعتکاف کے دوران گفتگو کرنا:

س:... اعتکاف کے دوران گفتگو کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کی جاسکتی ہے تو گفتگو کی نوعیت بتائیں؟

ج:... اعتکاف میں دینی گفتگو کی جاسکتی ہے اور بقدرِ ضرورت دنیوی بھی۔

اعتکاف کے دوران مطالعہ کرنا:

س:... دورانِ اعتکاف تلاوت کلام پاک کے علاوہ سیرت اور فقہ سے متعلق کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟

ج:... تمام دینی علوم کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

معتکف پوری مسجد میں جہاں چاہے سو یا بیٹھ سکتا ہے؟

س:... حالتِ اعتکاف میں جس مخصوص کونہ میں پردہ لگاکر بیٹھا جاتا ہے کیا دن کو یا رات کو وہاں سے نکل کر مسجد کے کسی پنکھے کے نیچے سو سکتا ہے یا نہیں؟ معتکف کے کہتے ہیں اس مخصوص کونہ کو جس میں بیٹھا جاتا ہے یا پوری مسجد کو معتکف کہا جاتا ہے؟ اور بعض علماء سے سنا ہے کہ دورانِ اعتکاف بالضرورت گرمی دور کرنے کے لئے غسل کرنا بھی درست نہیں' کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر بحالت ضرورت مسجد سے نکل کر جائے اور کسی شخص سے باتوں میں لگ جائے تو کیا ایسی حالت میں اعتکاف ٹوٹ گیا یا نہیں؟

ج:... مسجد کی خاص جگہ جو اعتکاف کے لئے تجویز کی گئی ہو اس میں مقید رہنا کوئی ضروری نہیں' بلکہ پوری مسجد میں جہاں چاہے دن کو یا رات کو بیٹھ سکتا ہے اور سو سکتا ہے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کی نیت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں' البتہ اس کی گنجائش ہے کہ کبھی استنجا وغیرہ کے تقاضے سے باہر جائے تو وضو کے بجائے دو چار لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لے' معتکف کو ضروری تقاضوں کے علاوہ مسجد سے باہر نہیں ٹھہرنا چاہئے' بغیر ضرورت کے اگر گھڑی بھر بھی باہر رہا تو امام صاحبؒ کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا' حضرت امامؒ کے قول میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے قول میں وسعت اور گنجائش ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۰ ۲۲ تا ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ بمطابق ۷ تا ۱۳ دسمبر ۲۰۰۱ء شمارہ: ۲۹

☆ بیاد ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و ترتیب: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

توہین رسالت میں ترمیم کی باتیں عذاب خداوندی کو دعوت .... (اداریہ) 4
.... (اداریہ) 4
مرزا قادیانی اور اوصاف نبوت میں تضاد .... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
لیلۃ القدر اور اعتکاف .... (حضرت مولانا سعید الرحمن) 9
بارگاہ رحمت میں حاضری .... (پروفیسر عاصی کرنالی) 16
ہے وہ ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 13
تعارف قرآن بزبان قرآن .... (مولانا ابوالخیر کشفی) 19
حکمت و معرفت کی نورانی کہکشاں .... (حافظ افروغ الحسن) 22

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۱۶۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۹۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت بینک اکاؤنٹ کراچی پاکستان بھی ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph:583486-514122 Fax:542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph:7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت قانون میں ترمیم کی باتیں عذاب خداوندی کو دعوت

توہین رسالت قانون پاکستان کے مسلمانوں کی عظیم قربانیوں کے بعد منظور ہوا' جس دن سے یہ قانون منظور ہوا۔ اس وقت سے صرف پاکستان کے غیر مسلمین اور بے دین طبقہ ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں اس قانون کو ختم کرنے کے لئے درپے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق ایک مرتبہ پھر امریکہ نے اپنی امدادی شرائط میں یہ بات رکھی کہ کے قادیانیوں کے متعلق بعض آئینی ترامیم اور توہین رسالت کا قانون کو ختم کیا جائے۔ بے نظیر بھٹو کے دور میں جب دو مجرموں کو عدالت نے توہین رسالت پر موت کی سزا سنائی تو امریکہ' جرمنی' برطانیہ اور تمام یورپی ممالک اور پوپ پال تک چیخ اٹھے کہ یہ سزا صحیح نہیں اس قانون کو ختم کیا جائے۔ بے نظیر بھٹو پر اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ اس قانون کو ختم کرنے کے لئے تیار ہوگئیں۔ اور اس نے مجرموں کو جرمنی پہنچایا اور امریکہ اور یورپی ممالک سے بہت زیادہ معذرتیں کیں۔ جس کے ردعمل میں پاکستان کی مذہبی جماعتوں نے بہت سخت احتجاج کیا۔ بعدازاں نواز شریف نے اپنے دور میں اس کی بہت زیادہ کوشش کی کہ کسی طرح اس قانون کو ختم کیا جائے اور غیر مؤثر بنایا جائے اس سلسلے میں انہوں نے اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کا ارادہ کیا۔ اس وقت بھی ان کوششوں کو علماء کرام نے ناکام بنادیا۔ جنرل مشرف صاحب نے جیسے ہی اقتدار کی مسند سنبھالی تو انہوں نے بھی آئین معطل کرنے کی آڑ میں اس قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ نے فوری طور پر فرمان جاری کیا' دیگر مذہبی جماعتیں بھی میدان عمل میں آ گئیں۔ پاکستان کی حکومت نے بہت وضاحت کی مگر قوم مطمئن نہیں ہوئی۔ جنرل صاحب شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ کی تعزیت کے لئے آئے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے اس بات پر زور دیا کہ شہید ختم نبوت مولانا لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ناموس رسالت کے قانون تحفظ کے سلسلے میں تحریک کے آغاز کی پاداش میں شہید کیا گیا ہے۔ آپ کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہیے۔ آپ فوری طور پر توہین رسالت کا قانون اور قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم اور اسلامی دفعات کو تحفظ دیں۔ مولانا فضل الرحمن' شاہ احمد نورانی' مولانا سمیع الحق اور دیگر علماء نے بھی صدر صاحب سے بھی یہی بات کہی جس کے بعد صدر جنرل مشرف کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ اس قانون کو تحفظ دیں۔ انہوں نے اس کے تحفظ کا اعلان کیا تو قوم کو اطمینان ہوا۔ بعدازاں اطلاع ملی کہ اس قانون کو غیر مؤثر بنانے کے لئے اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کی جارہی ہے۔ پہلے تو حکومت نے انکار کیا مگر بعد میں بیانات سے ثابت ہوگیا کہ حکومت نے اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کرکے ڈی سی کو ہوم سیکریٹری کی وساطت سے پابند کردیا کہ اس کی منظوری کے بغیر توہین رسالت کی ایف۔ آئی۔ آر درج

نہ کی جائے۔ ہماری اطلاع کے مطابق اب اس قانون میں ایسی خطرناک تبدیلی کی گئی ہے جس کی وجہ سے اس کے غیر مؤثر ہونے کا بہت زیادہ اندیشہ ہوگیا ہے۔ اس لئے اس وقت بہت ضروری ہے کہ اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ اطلاعات کے مطابق اس قانون میں تبدیلی کی گئی ہے کہ اگر کوئی عدالت توہین رسالت کے مجرم کو بری کردے تو اس کے خلاف ہائی کورٹ یا کسی عدالت میں اپیل کا حق نہیں رہے گا اور اگر کوئی عدالت گستاخ رسول کو سزا دے دے تو اس کو حق ہے کہ ہائی کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کر سکتا ہے۔ اس صورت میں پاکستان کی عدالتوں کا وقار مجروح ہوگا اور یہ کہ یہاں ہر حکومت کے دباؤ پر عدالتیں کیسے کیسے فیصلے کر لیتی ہیں اس اندیشہ کے کے حکومت عام طور پر ایسے مجرموں کو عدالتوں کے ذریعہ بھی بری کرادے گی اور اس کے بعد کوئی مسلمان اس کے خلاف اپیل بھی نہیں کر سکے گا۔ ایک طرف تو اس طرح اس قانون غیر مؤثر بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں تو دوسری طرف پھر اس قانون کو بدلنے کے لئے باتیں شروع کردی گئیں ہیں۔ ۲۸ نومبر کے خبریں اخبار میں بدنام زمانہ اسلام دشمن کاؤس جی کا مضمون چھپا ہے جس میں مختلف لوگوں کے بیانات کی روشنی میں دوبارہ مطالبہ کیا گیا کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ عجیب بات یہ ہے کہ کاؤس جی ہوں یا امریکہ اور یورپی حکومتوں کے لوگ یا پوپ جان پال اور دیگر عیسائی مذہبی رہنماؤں کو اس بات کی کوئی فکر نہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق لوگوں کی زبانیں بند کی جائیں اور توہین رسالت کرنے والوں کو ضابطہ کا پابند بنایا جائے۔ فکر ہے تو اس بات کی کہ توہین رسالت کرنے والوں اور گستاخ رسول ﷺ کو تحفظ کس طرح دیا جائے۔ چوروں کی فکر ہے عام لوگوں کو چوروں سے بچانے کی کوئی فکر نہیں۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں توہین رسالت کا قانون صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کے لئے نہیں بنا بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے تحفظ کے لئے بنا ہے۔ مسلم معاشرہ میں انبیاء کرام علیہم السلام یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے افراد یا گروہ یا شخص کو مسلمان ایک منٹ زندہ نہیں چھوڑ سکتے جو توہین رسالت کا مرتکب ہو اس لئے فوری طور پر قانون کے ذریعے اس کو جیل بھجوانے کا حکم ہے۔ ہم کاؤس جی سے بھی یہی کہیں گے کہ وہ توہین رسالت قانون کے ملزم کی حمایت کی بجائے ان کو تلقین کرے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا تصور نہ کریں اور ایسی حرکات سے باز آجائیں ورنہ مسلمان خود سزا دینے پر مجبور ہوں گے۔ کاؤس جی بلاوجہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کریں ورنہ مسلمانوں کے غضب اور اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کا کے قانون میں کسی بھی طرح کی ترمیم یا تبدیلی کی تو قوم ان کو اقتدار سے ہٹانے سے دریغ نہیں کرے گی۔

ضروری اعلان

اندرون و بیرون کراچی تمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کے رفقاء کرام کے نام بقایا جات کے یاد دہانی کے خطوط ارسال کردیئے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال کریں۔

نیز ہمارا نیا اکاؤنٹ نمبر NBL-300487-9 ایم۔اے جناح روڈ (کراچی) اور نیا سالانہ زر تعاون: ۳۵۰ روپے سالانہ ہے
اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ: اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ (ادارہ ختم نبوت)

مولانا اللہ وسایا

مرزا قادیانی اور اوصاف نبوت میں تضاد

سوال۴:...... خصوصیات اوصاف نبوت کیا کیا ہیں؟ مرزا قادیانی کی زندگی اور اوصاف نبوت میں تضاد کو واضح کریں؟ نیز ان اوصاف کا مرزا قادیانی کی زندگی سے موازنہ کریں اور ثابت کریں کہ مرزا قادیانی میں ان اوصاف میں سے کسی بھی وصف کی کوئی ادنیٰ جھلک نہ پائی جاتی تھی؟

جواب:......

۱:...... ''نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ کامل العقل ہو بلکہ اکمل العقل ہو تا کہ وحی الٰہی کے سمجھنے میں غلطی نہ کرے، وہ عقل وفہم میں اس درجہ بلند ہو کہ اس زمانہ میں کوئی اس کی نظیر نہ ہو، ناممکن ہے کہ کسی امتی کی عقل کسی نبی کے عقل سے بڑھ کر ہو، عقل اور دانائی میں نبی اتنا برتر وبالاتر ہوتا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے عاقل کی عقل اس کے ہم پلہ اور پاسنگ نہیں ہو سکتی جبکہ مرزا قادیانی دائیں بائیں جوتے کی تمیز نہیں کرسکتا تھا۔'' (سیرت المہدی ج۱ص۶۷)

۲:...... ''نبوت کا دوسرا وصف یہ ہے کہ اس کا حافظہ صحیح اور درست ہو، نہ صرف یہ بلکہ کامل الحفظ اور اکمل الحفظ ہو، جبکہ مرزا قادیانی کا اقرار ہے کہ مجھے مراق ہے۔'' (ملفوظات ج۸ص۴۴۵)

نیز یہ کہ اس نے اپنے ایک مرید کو خط لکھا کہ:

''میرا حافظہ بہت خراب ہے، اگر کئی دفعہ کسی سے ملاقات ہو تو پھر بھی بھول جاتا ہوں۔'' (حافظہ کی یہ ابتری یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔ (مکتوبات ج۵ نمبر۳ص۲۱)

۳:...... ''نبوت کا تیسرا وصف یہ ہے کہ نبی کا ایسا کامل العلم اور اکمل العلم ہو کہ امت کے حیطہ ادراک سے بالا اور برتر ہو، مرزا کے علم کا یہ عالم تھا کہ وہ ماہ صفر کو اسلام کا چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے۔''

(تریاق القلوب ص۴۲ روحانی خزائن ص۲۱۸ ج۱۵)

۴:...... ''نبوت کا چوتھا وصف یہ ہے کہ وہ عصمت کاملہ ومستقرہ رکھتا ہو، مرزا قادیانی کے متعلق خود اس کے مریدوں کا اقرار ہے کہ وہ کبھی کبھی زنا کرلیا کرتا تھا۔'' (خطبہ مرزا محمود صاحب مندرجہ اخبار الفضل ۳۱/اگست ۱۹۳۸ء)

''مرزا قادیانی غیر محرم عورتوں سے پاؤں دبوایا کرتا تھا۔'' (سیرت المہدی ص۲۱۰ ج۳)

۵:...... ''نبوت کا پانچواں وصف یہ ہے کہ نبی صادق اور امین ہو، جبکہ مرزا قادیانی پرلے درجے کا کذاب اور بددیانت تھا۔ اس نے پچاس کتابیں لکھنے کا وعدہ کیا، پچاس کی رقم لی، پانچ کتابیں لکھ کر اعلان کردیا کہ پانچ سے پچاس کا وعدہ پورا ہوا اس لئے کہ پچاس میں اور پانچ میں ایک نقطہ کا فرق ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷ روحانی خزائن ص۹ ج۲۱)۔

جھوٹ بولا اور بددیانتی سے لوگوں کا مال کھایا۔

۶:...... ''نبوت کا چھٹا وصف یہ ہے کہ وہ کسی زمین، جائیداد، مال ودولت کا وارث نہ ہو اور نہ اس کے بعد کوئی اس کا وارث ہو۔ حدیث متواتر سے ثابت ہے ''نحن معاشر الانبیا لا نرث ولا نورث ماتر کنا فھو صدقۃ''

جبکہ مرزا قادیانی اپنے آباؤ اجداد کی جائیداد کے حصول کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمے لڑتا رہا، اور پھر یہ کہ مرزا کی اولاد اس کی جائیدا کی وارث ہوئی۔'' (تفصیل کے لئے دیکھئے رئیس قادیان)

۷:...... نبوت کی ایک شرط زہد ہے، یعنی دنیا کی شہوات ولذات سے بے تعلقی، نبوت کا مقصد بندوں کو خدا تک پہنچانا ہے، ظاہر ہے کہ جو خود لذات پرست ہو وہ دنیا کو خدا پرست کیسے بنا سکتا ہے؟ جبکہ مرزا قادیانی کنجریوں کے مال پر بھی ہاتھ صاف کرنے کے لئے مستعد نظر آتا ہے۔ (سیرت المہدی ص۲۶۲ ج۱) اور اسے استعمال میں لانے کے لئے دلیل بھی گھڑلی۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۷)

مرزا قادیانی کی خوراک کیا تھی؟ اس پر ایک حوالہ ملاحظہ ہو سالم مرغ کا کباب، گوشت مونگرے، گوشت کی بھنی ہوئی بوٹیاں، سوپ، میٹھے چاول اور پتہ نہیں کیا کیا کھاتا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص۱۸۳،۱۸۴) جبکہ مرزا قادیانی کا ایک الہامی نسخہ زدجام عشق ہے جس میں زعفران، مشک اور افیون بھی پڑتا تھا۔ (سیرت المہدی ص۵۱ ج۳)۔ مرزا قادیانی شراب اپنے مریدوں سے منگوایا کرتا تھا، ملاحظہ ہو ''خطوط امام بنام غلام''۔ مرزا مشک یا عنبر استعمال کیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص۱۳۷)

۸:...... نبوت کا ایک وصف یہ ہے کہ نبی

حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ و برتر ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی مغل بچہ تھا، اور اس کا خاندان انگریز کا ٹوڈی خاندان تھا، جیسا کہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (انگریز) کا پکا خیرخواہ ہے، میرا والد غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیرخواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب نے رئیسان پنجاب میں کیا ہے، اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر (جنگ آزادی) کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔"

(کتاب البریہ ص ۳ روحانی خزائن ص ۴ ج ۱۳)

۹:...... نبی مرد ہوتا ہے، جیسا کہ نص قرآنی ہے: "وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم" جبکہ مرزا قادیانی کو مریم ہونے کا اور حاملہ ہونے کا دعویٰ بھی تھا۔

(کشتی نوح ص ۴۷ روحانی خزائن ص ۵۰ ج ۱۹)

۱۰:...... نبی خلق عظیم کا مظہر اتم ہوتا ہے، جبکہ مرزا قادیانی ماں بہن کی گالیوں سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا:

"جو شخص میری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔"

(انوار اسلام ص ۳۰ روحانی خزائن ص ۳۱ ج ۹)

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔"

(نجم الہدیٰ ص ۵۳ روحانی خزائن ص ۵۳ ج ۱۴)

نیز یہ کہ الف سے یا تک کوئی ایسی گالی نہیں جو مرزا قادیانی نے نہ بکی ہو، لکھنؤ کی بھٹیارن سے بھی زیادہ بدزبان اور بداخلاق تھا۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے مغلظات مرزا مولانا نور محمد خان)

سوال ۶:...... جن الفاظ کی بنا پر مرزا کی تکفیر کی گئی ہے، اس طرح کے الفاظ بعض اولیاء سے بھی منقول ہیں اگر مرزا نے ایسے الفاظ لکھ دیئے تو صرف اسی پر فتویٰ کفر کیوں؟ الغرض قادیانی بعض اولیاء کی جن عبارتوں سے اپنے موقف کو ثابت کرتے ہیں، ان کا شافی جواب تحریر کریں؟

جواب:......

(۱)...... اس ضمن میں مرزائی جو عبارات پیش کرتے ہیں، وہ عموماً دو قسم کی ہیں: خواب، شطحیات۔ یاد رہے کہ آج تک جس جس شخص نے جو بات خلاف شرع کہی ہے، وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو جان بوجھ کر خلاف شرع کہا اگر ایسے ہے تو کہنے والا کافر ہے۔ چاہے کوئی ہو اگر حالت سکر میں کہا تو معذور ہے۔ مرزا قادیانی کے متعلق قادیانی بتائیں کہ اس وقت کافر تھا یا معذور؟ ان دونوں حالتوں میں وہ نبوت کے قابل نہیں۔

(۲)...... بزرگوں کے خوابوں کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں، بالخصوص عقائد کے باب میں تو صفر کے برابر بھی نہیں۔ مرزا قادیانی کے خوابوں کے جواب میں بزرگوں کے خواب پیش کردینا دیانت کے خلاف ہے، اس لئے کہ مرزا نبوت کا مدعی تھا اور انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں، جبکہ بزرگوں کے خوابوں کی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں۔

(۳)...... اگر کسی شخص نے حالت سکر میں کوئی بات کہی، جب بعد میں اسے بتایا گیا کہ آپ نے فلاں بات خلاف شرع کہی تو اس نے جواب میں کہا کہ تم نے اس وقت مجھے قتل کیوں نہ کردیا، دیکھو پھر اگر میں کوئی بات خلاف شرع کہوں تو مجھے قتل کردیا جائے۔ بخلاف مرزا کے کہ یہ تو ان خلاف شرع باتوں کو کتابوں میں شائع کرتا ہے اور بڑی آب و تاب سے ان کی اشاعت کرتا ہے اور ان پر فخر و مباہات کرتا ہے۔

(۴)...... اکثر و بیشتر قادیانی ان عبارتوں کو پیش کرتے ہیں کہ فلاں نے لکھا ہے کہ فلاں بزرگ نے یہ خواب دیکھا، جس بزرگ کا نام لیا جارہا ہے وہ کتاب ان کی اپنی کتاب نہیں، کسی کے لکھنے کی ان بزرگوں پر ذمہ داری کیسے؟ جبکہ مرزا کی تمام کفریات اس کی اپنی کتب میں پائی جاتی ہیں۔

(۵)...... مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے:

"اقوال سلف و خلف درحقیقت کوئی مستقل حجت نہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۹۹ حصہ دوم خزائن ص ۳۸۹ ج ۳)

(۶)...... تصوف میں شطحیات وغیرہ کے متعلق یاد رکھیں کہ ہر علم و فن کا موضوع اور اس کے ماہرین علیحدہ ہوتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف میں سے ہر ایک علم کا وظیفہ اس کی اصطلاحات علیحدہ ہیں۔ ان علوم میں سب سے دقیق اور پیچیدہ تعبیرات تصوف کی ہیں کیونکہ ان کتابوں کا تعلق نظریات اور ظاہری اعمال کی بجائے ان باطنی تجربات اور واردات و کیفیات سے ہے جو صوفیاء پر اپنے اشغال کے دوران طاری ہوئیں اور معروف الفاظ کے ذریعہ ان کی تعبیر دشوار ہوتی ہے۔ عقائد و عملی احکام وہ علم تصوف کا موضوع نہیں، اس لئے تصوف کی کوئی بات از قسم شطحیات عقائد و اعمال میں کوئی حجت نہیں۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صراف بازار، میٹھادر کراچی

مدرسہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ مجددیہ ڈاکخانہ کندیاں ضلع میانوالی

کا مختصر تعارف

مدرسہ عربیہ سعدیہ کی بنیاد اس وقت رکھی گئی جب ۱۹۲۰ء میں خانقاہ سراجیہ کا وجود مسعود منظر شہود پہ آیا تا کہ سالکین طریقت و طالبان حق روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرسکیں اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہوسکیں۔ آغاز ہی سے خانقاہ کی طرح مدرسہ کو بھی نابغہ روزگار ذوات قدسیہ کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔ چنانچہ مدرسہ کے بانی اور سرپرست اول مجدد دوراں' قیوم زماں حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو سراج الملۃ حضرت مولانا سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل اور خانقاہ سراجیہ کے مؤسس ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ادارہ کی سرپرستی فرمائی۔ جب ۱۹۵٦ء میں ان کا انتقال ہوا تو ان کے خلیفہ اکرام سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس وقت سے اب تک سرپرستی فرمارہے ہیں۔ بحمد اللہ اس طویل عرصہ میں ادارہ اخلاص کے ساتھ اس پسماندہ علاقے میں دینی کام' تعلیم و تربیت میں فعال حیثیت رکھتا ہے۔ جید علماءٔ کرام و قراء عظام نے تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس وقت پانچ اساتذہ کرام محنت و لگن کے ساتھ کام کررہے ہیں جن میں دو اساتذہ درجہ قرآن میں اور تین شعبہ کتب میں مصروف ہیں۔

ایک سو چالیس کے قریب طلبہ کرام زیر تعلیم ہیں' جن کے مکمل اخراجات کھانا' بستر' چارپائی' علاج معالجہ اور ماہانہ وظیفہ کا مدرسہ کفیل ہے تو کلا علی اللہ اور خانقاہ شریف کے متوسلین اور آپ جیسے اہل دل اور دینی جذبہ رکھنے والے احباب کے دامے' درمے' قدمے' سخنے تعاون سے تمام ضروریات پوری ہورہی ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ یہ حضرات اپنے اس ادارہ سے خصوصی تعاون فرماتے رہیں گے' چونکہ مدرسہ کی موجودہ عمارت بہت پرانی اور ناکافی ہے' نئی تعمیر کا کام شروع کرنا بھی عزائم میں ہے۔ آپ جیسے مخلص احباب سے امید قوی ہے کہ ادارہ کے ساتھ ہر لحاظ سے تعاون فرماکر حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ترسیل زر کے لئے پتہ اور بینک اکاؤنٹ:

مسلم کمرشل بینک چشمہ بیراج کالونی برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۳۔۲۱ بینک کوڈ نمبر ۱۰۲۹

خانقاہ سراجیہ ڈاک خانہ کندیاں ضلع میانوالی

والسلام

خلیل احمد عفی عنہ

نائب مہتمم مدرسہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

لیلۃ القدر اور اعتکاف

مولانا سعید الرحمٰن

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی کامل برکتوں اور بھرپور سعادتوں کے ساتھ دنیائے اسلام میں آیا اور گزر بھی گیا۔ بس اب چند ہی دن باقی ہیں یہ مہینہ مسلمانوں کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام بن کر آیا۔ اس مہینہ میں ہزاروں' لاکھوں کیا کروڑوں اربوں رحمتیں نازل ہوئیں' اس مہینہ میں بہت سے گناہگاروں کو بخش دیا گیا۔

رمضان المبارک کا مہینہ خاص کر عبادات کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ جس کا ایک نفل فرض کے برابر اور ایک فرض ستر فرضوں کے برابر درجہ رکھتا ہے اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے' خصوصاً عشرہ اخیر میں! حدیث شریف میں آتا ہے:

فرمایا: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مہینہ اول عشرہ اس کا رحمت ہے' درمیان اس کا مغفرت اور آخری عشرہ آگ سے آزادی ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

''جب داخل ہوتا تھا آخر عشرہ رمضان المبارک کا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لنگی خوب مضبوطی سے باندھ لیتے اور اپنے گھر والوں کو عبادت کے لئے جگاتے۔''

یعنی ازدواج کے پاس جانے سے پرہیز فرماتے اور رات کو بھی متوجہ الی اللہ رہتے۔

نیز آخری عشرہ رمضان میں آپ اعتکاف فرماتے۔ اعتکاف کے معنی ہیں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے بہ نیت اعتکاف مسجد کے کونہ میں بیٹھ جانا۔

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) واجب' (۲) سنت اور (۳) نفل۔

واجب اعتکاف یہ ہے کہ اپنے اوپر لازم کرلے کہ اگر مولیٰ تعالیٰ میرا فلاں کام کردیں تو اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا یا اعتکاف واجب اور لازم ہوگیا' اب جتنے دنوں کی اس نے منت مانی تھی' اتنے دنوں کا اعتکاف اس کے ذمہ پورا کرنا ضروری ہے۔

دوسری سنت اعتکاف جو رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی۔

تیسرا نفل اعتکاف' جس کے لئے نہ تو کوئی وقت مقرر ہے اور نہ کوئی دن مقرر ہے جتنے دن کا چاہے اور جتنی دیر کا چاہے اعتکاف کرسکتا ہے یہ اعتکاف پانچ دس منٹ کا بھی ہوسکتا ہے۔

مثلاً جب بھی مسجد میں آیا نیت کرلی کہ جب تک مسجد میں رہوں گا اعتکاف سے رہوں گا۔ اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ جتنا زمانہ نماز' ذکر' تلاوت میں مشغول رہے گا اعتکاف کا بھی ثواب ملتا رہے گا۔

اعتکاف کے بے شمار فضائل ہیں۔ اتنا ہی کیا کم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی کے در پر جا پڑے کہ جب تک میری درخواست قبول نہیں ہوتی ٹلنے کا نہیں:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اس لئے جب کوئی شخص معتکف ہوتا ہے یعنی اللہ کے دروازے پر دنیا سے منقطع ہو کر جا پڑے تو اس کے نوازا جانے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ بس پڑے رہنے کی بات ہے۔

ایک بزرگ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے:

پڑے! پڑ رہیے ہر کے دوار
کبھی تو ہر پوچھے گا کون کھڑا دربار

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''اعتکاف کا مقصود اور اس کی روح دل کو اللہ کی پاک ذات سے وابستہ کرلینا ہے کہ سب طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ مجتمع ہوجائے اور ساری مشغولیتوں کے بدلہ میں اس کی پاک ذات سے لو لگالے اور اس کے غیر منقطع ہو کر ہر قسم کے تفکرات و خیالات کی جگہ اس کا پاک ذکر اور اس کی محبت سما جاوے۔''

نیز اعتکاف میں آدمی ہر وقت سوتے جاگتے عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص میری طرف ایک ہاتھ چل کر آتا ہے میری رحمت اس کی طرف دو ہاتھ جاتی ہے اور جو میری طرف آہستہ آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ ہمیشہ اعتکاف کرنے کی رہی۔ اس مہینہ میں تمام ماہ کا اعتکاف رہا اور جس سال وصال ہوا اس سال بیس دن

کا اعتکاف فرمایا۔ اور چونکہ اکثر عادت شریفہ آخر عشرہ رمضان کے اعتکاف کی تھی' اس لئے علماً نے آخر عشرہ کے اعتکاف کو سنت فرمایا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اعتکاف کی وجہ سے آدمی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے' اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والے کے لئے۔ اس حدیث میں اعتکاف کے دو فائدے ذکر فرمائے گئے ایک تو یہ کہ معتکف ہر قسم کے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ ورنہ بسا اوقات لغزش ہو جاتی ہے اور آدمی گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے' اور ایسے مبارک وقت گناہ میں ملوث ہونا کتنی بری چیز ہے۔ لیکن معتکف اس سے بچ جاتا ہے۔

دوسرے یہ کہ بہت سے نیک اعمال جیسا کہ جنازہ کی شرکت' مریض کی عیادت وغیرہ ایسے امور ہیں کہ معتکف ان کو نہیں کر سکتا' لیکن بغیر کئے ان کا اجر ملتا رہتا ہے سبحان اللہ' سبحان اللہ اکبر' اس کی رحمت کا کیا ٹھکانا ہے اور بخشنے کے کیا کیا بہانے ہیں۔ مگر ہم لوگوں کو سرے سے اس کی قدر ہی نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد نبوی (علی صاحبہا الف الف سلام) میں اعتکاف فرما تھے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام عرض کر کے بیٹھ گیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس سے فرمایا کہ کیا وجہ ہے تم کو غمزدہ اور پریشان دیکھتا ہوں؟ اس نے عرض کیا کہ اے رسول اللہؐ کے چچا کے بیٹے! میں بے شک پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس قبر والے کی عزت کی قسم! اس حق کے ادا کرنے سے میں قاصر ہوں (یعنی میں بہت مقروض ہوں لوگ تنگ کرتے ہیں' آپ کی سفارش لینے کی غرض سے آیا ہوں) یہ سن کر حضرت ابن عباسؓ جوتی پہن کر مسجد کے باہر تشریف لے آئے اس شخص نے عرض کیا شاید آپ بھول گئے آپ کا تو اعتکاف تھا۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ: بھولا نہیں! بلکہ اس قبر والے صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور ابھی کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا (یہ الفاظ کہتے ہی ابن عباسؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے) کہ حضورؐ نے فرمایا تھا جو آدمی اپنے بھائی کے کام کے لئے چلے پھرے اور کوشش کرے اس کی یہ خدمت دس برس کے اعتکاف سے زیادہ افضل ہے اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین بڑی خندقیں کھود دیتے ہیں' جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے اور جب ایک دن کے اعتکاف کی اتنی فضیلت ہے تو دس برس کے اعتکاف کی کیا مقدار ہو گی؟

اس حدیث سے دو چیزوں کا پتہ چلتا ہے اول یہ کہ ایک دن کا اعتکاف کرنے سے اتنا ثواب ملتا ہے دوسری چیز مسلمانوں کی حاجت روائی کہ اسے دس برس کے اعتکاف سے بھی افضل ارشاد فرمایا۔ اسی وجہ سے ابن عباسؓ نے اپنے اعتکاف کی پرواہ نہ کی اور اس کے ساتھ سفارشی بن کر چل دیئے۔

علامہ شعرانی نے کشف الغمہ میں ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ جو شخص آخر عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے اس کو دو حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص مغرب سے عشاء تک مسجد میں معتکف رہا اس وقت میں اس نے سوائے ذکر' نماز' تلاوت قرآن پاک کے اور کوئی بات نہ کی حق تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بناتے ہیں۔

مسائل اعتکاف:

اعتکاف کے لئے تین چیزیں شرط ہیں:

(۱) مسجد میں ٹھہرنا خواہ اس مسجد میں پانچ وقت نماز ہوتی ہو یا نہ ہو۔

(۲) بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا' بے قصد و ارادہ ٹھہرنے کو اعتکاف نہیں کہتے۔

(۳) جنابت سے پاک ہونا' نیز عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

سب سے افضل اعتکاف وہ ہے جو کہ مسجد الحرام (کعبۃ اللہ شریف) میں کیا جائے۔ دوسرا درجہ مسجد نبوی کا۔ اس کے بعد بیت المقدس کا' اس کے بعد اس جامع مسجد کا جس میں جماعت پنجگانہ ہو' اس کے بعد محلہ کی مسجد جس میں جماعت ہوتی ہو۔ عورت کو اپنے گھر کی مسجد میں (یعنی جو جگہ نماز کے لئے گھر میں مخصوص ہو) اعتکاف کرنا چاہئے۔

عورتوں کا اعتکاف بہ نسبت مردوں کے زیادہ آسان ہے' وہ گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی نیکیاں سمیٹی ہیں اور ضروری بات بھی کر سکتی ہیں' اور گھر کا کاروبار لڑکیوں وغیرہ سے کرا سکتی ہیں اور انہیں تو گویا مفت کا ثواب ملتا ہے۔

معتکف کو سوائے عذر شرعی کے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ قضاء حاجت کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے' اگر بلا وجہ نکلے گا تو اعتکاف سنت اور اعتکاف واجب ٹوٹ جائے گا' نیز معتکف پر بہت سی چیزیں حرام ہیں جن کی تفصیل علماً کرام سے پوچھ لینی چاہئے۔

آخر عشرہ کی تخصیص اعتکاف میں شب قدر میں تلاش کی وجہ سے ہے کیونکہ لیلۃ القدر اکثر روایات کے بموجب آخر عشرہ میں ہے اس کی نسبت قرآن

شریف میں وارد ہوا ہے کہ وہ ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے ہزار مہینہ کے اسی برس چار ماہ ہوتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس رات کو پائیں اور ساری رات عبادت میں گزار دیں۔ جو شخص اس ایک رات کو عبادت میں گزار دے گویا اس نے اسی برس اور چار ماہ سے زیادہ عبادت میں گزار دیئے اور اس زیادتی سے بھی نہ جانے کتنی زیادتی مراد ہے کہ ہزار مہینہ سے اور کتنی زیادتی ہو قدر دانوں کے لئے حقیقتاً یہ اللہ تعالیٰ کی بے بہا نعمت ہے۔

درمنثور میں منقول ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر حق تعالیٰ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے پہلی امتوں کو نہیں ملی۔

اس بارے میں مختلف روایات ہیں کہ اس انعام کا سبب کیا ہوا؟ بعض احادیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت بہت ہوئی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عمریں بہت تھوڑی ہیں اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے تھے۔ اس پر اللہ کے لاڈلے رسول کو رنج وغم ہوا اس پر اللہ رب العزت نے یہ رات عنایت فرمادی کہ جو اسی ایک رات میں عبادت کرے گا گویا اس نے ہزار ماہ سے زیادہ عبادت کی۔ اگر کوئی خوش نصیب دس راتیں پالے تو گویا اس نے آٹھ سو تینتیس برس چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ عبادت میں گزار دیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار حضرات کا ذکر فرمایا۔ حضرت ایوبؑ حضرت زکریاؑ، حضرت حزقیلؑ، حضرت یوشعؑ (علی نبینا وعلیہم السلام) کہ اسی اسی برس تک اللہ کی یاد میں مشغول رہے اور پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ سے روگردانی نہیں کی اس پر صحابہ کرامؓ کو حیرت ہوئی کہ ہم پھر کب ان حضرات کی برابری کر سکتے ہیں۔ تو حضرت جبرائیلؑ حاضر خدمت ہوئے اور سورۃ القدر سنائی۔ اس سلسلہ میں اور روایات بھی موجود ہیں۔

کس قدر قابل رشک ہیں وہ لوگ جن سے شب قدر کی عبادت بھی فوت نہیں ہوئی۔ البتہ اس رات کے تعین میں علماءِ امت کے درمیان بہت کچھ اختلاف ہے، بس مختصر یہ کہ رمضان المبارک میں ہے اور بعض احادیث میں آخر عشرہ کی طاق راتوں میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

مثلاً اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں بہتر یہ ہے کہ اخیر عشرہ پورے کا پورا اس کی تلاش میں گزار دیا جائے۔ بعض روایات میں ستائیسویں کی طرف راجح اشارہ ہے۔ واللہ اعلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ کھڑا رہا۔ اس کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، کھڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھے کسی اور عبادت میں مشغول رہے۔

حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک ایسا مہینہ آیا ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم رہ گیا وہ ساری خیر سے محروم رہ گیا۔ اور اس کی بھلائی سے وہی محروم رہتا ہے جو کہ حقیقی محروم ہو۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے حضرت جبرائیل ملائکہ کی جماعت کو لے کر زمین پر اترتے ہیں اور اس شخص کے لئے جو کھڑا ہو یا بیٹھا اللہ کا ذکر کر رہا ہے، عبادت میں مشغول ہے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت لیلۃ القدر میں دنیا کے آسمان پر تشریف فرما ہوتے ہیں، یعنی تجلی فرماتے ہیں اور منادی جاتی ہے کہ ہے کوئی گناہ بخشوانے والا کہ ہم اس کے گناہ بخش دیں، ہے کوئی رزق چاہنے والا کہ اس کو رزق دے دیں، ہے کوئی اولاد کا طالب اس کی مراد پوری کردیں، غرض اسی طرح فجر تک ندائیں دی جاتی ہیں خود قرآن پاک میں سورۂ قدر میں اس طرف اشارہ ہے، اس لئے اس رات کو غنیمت جاننا چاہئے۔

بلکہ اس عشرۂ مبارکہ میں باقی ایام سے زیادہ محنت کرنی چاہئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کام کرنا یعنی اس کام کی نقل اتارنا بھی ہمارے لئے سرمایہ سعادت اور نجات کا باعث ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں:

"اگر تو ان میں سے نہیں تو ان کی شکل ہی بنالے کیونکہ بزرگوں کی نقل بھی کامیابی ہے، پس سمجھ لو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے محبوب ہیں، تو حضور کی مشاکلت اور مشابہت بھی اللہ کو محبوب ہوگی دیکھئے! حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جب ساحروں سے مقابلہ ہوا اور وہ ایمان لائے فرعون ایمان نہ لایا تو سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے حق تعالیٰ سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ ساحر تو دولت ایمان سے نوازے گئے اور فرعون محروم رہا، حالانکہ میں تو فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا؟

جواب ارشاد ہوا کہ: یہ ساحر آپ کے مقابلے میں آئے تھے تو آپ کی وضع بنا کر آئے تھے جس

طرح کا لباس آپ نے پہنا ہوا تھا اسی لباس میں یہ لوگ آئے تھے ہماری رحمت نے گوارا نہ کیا کہ جو شخص میرے محبوب کی شکل بنا کر آئے وہ محروم واپس جائے۔ اس لئے ان کو ہدایت ہوگئی' حدیث شریف میں ہے:

"جو کسی قوم کی شکل بنائے وہ ان میں شمار ہوگا۔"

جو نیکوں کی صورت بنائے وہ ان میں شمار ہوگا اور جو بروں کی صورت بنائے وہ ان میں شمار ہوگا۔

ایک دوسری حدیث میں اور بھی تصریح آتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر رونا نہیں آتا تو رونے والی شکل ہی بنالے۔"

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کسی بہروپیہ کے دھوکہ میں نہ آتے تھے ایک دفعہ آپ نے ایک بہروپیہ سے کہا کہ اگر تم مجھ کو دھوکہ دے سکو تو اتنی اشرفیاں انعام میں دوں گا' بہروپیہ ایک پہاڑ پر جا کر بیٹھ گیا اور دو تین چیلے چھوڑ دیئے' جو کہ اس کی بزرگی کی شہرت کریں ایک دو ماہ میں خوب مشہور ہوگیا۔ اسی زمانہ میں عالمگیر کو ایک جنگ کی مہم پیش آئی۔ جس کا راستہ اسی پہاڑی کی طرف سے تھا۔ عالمگیر کا معمول تھا کہ سفر میں جس قدر اولیأ وصلحأ میسر ہوتے سب کی زیارت کرتا۔ چنانچہ جب عالمگیر اس پہاڑ کے قریب پہنچے تو پہلے وزیر کو بھیجا کہ بزرگ کو اطلاع دو اور اجازت حاصل کرو۔ وزیر گیا تو بہروپیہ نے اس سے بہت حکمت وعظمت کی باتیں کیں چنانچہ وزیر بڑا معتقد ہوا کہ حضور یہ سب سے افضل بزرگ ہیں۔ بہت حکیمانہ گفتگو فرماتے ہیں۔ اب تو عالمگیر کو اور بھی اشتیاق ہوا گئے اور ملے' اور بہروپیہ نے بادشاہ کو حکمت وعظمت کے ساتھ نصیحت کرنا شروع کردیا۔ بادشاہ پر اس قدر اثر ہوا کہ زاروقطار رونے لگے۔ چلتے ہوئے بڑی مقدار کا نذرانہ پیش کیا بہروپیہ نے اس پر لات ماردی اور کہا کہ اس کی مجھے کیا ضرورت ہے؟ اس کو چھوڑ کر تو میں یہاں آیا ہوں آپ پھر مجھے دنیا میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ فقیر کو دنیا سے کیا واسطہ؟ عالمگیر لاجواب ہوئے' اور اپنی اشرفیاں لے کر واپس ہوگئے' جب وزیر اور بادشاہ پہاڑ سے اترے تو بہروپیہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ یہ دونوں اس کی بہت تعریف کررہے تھے کہ واقعی بڑے بزرگ ہیں بزرگ ہو تو ایسا ہو! بڑے کامل ہیں۔ واصل ہیں کیسی حکمت کی باتیں کیں' بہروپیہ پیچھے پیچھے سب سنتا جارہا تھا اور خاموش تھا' جب عالمگیر لشکر میں پہنچے بہروپیہ نے جھک کر سلام کیا اب عالمگیر کو معلوم ہوا کہ یہ بہروپیہ بزرگ بنا ہوا ہے سخت حیران ہوئے کہ واقعی تم نے بہت بڑا دھوکہ دیا اور معمولی انعام عطا فرمایا۔ اس نے پھر سلام کیا اور بہت دعائیں دیں اس وقت عالمگیر نے پوچھا کہ جب میں تم کو بہت سی رقم نذرانہ میں پیش کررہا تھا تم نے اس پر لات ماردی۔ اگر لے لیتے تو میں حقیقت معلوم ہوجانے پر بھی وہ تم سے واپس نہ لیتا اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ تم نے اس وقت معمولی انعام پر بھی خوش ہو بہروپیے نے کہا حضور اگر میں اس وقت لے لیتا تو یقیناً آپ واپس نہ لیتے مگر نقل غلط ہوجاتی۔ اس کا مقتضا یہی تھا کہ دنیا پر لات ماردوں' اور اب جو کچھ ملا ہے یہ میرے فن کا صلہ ہے میں اسی میں خوش ہوں ذرا غور کیجئے' ہم اس بہروپیہ سے بھی گئے گزرے ہیں کہ وہ تو مصنوعی نقل کی اس قدر رعایت کرتا ہے اور ہمیں چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل ہر کام میں کی جائے۔

لیلۃ القدر کی بہت قدر کرنی چاہئے' اور اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

بعض احادیث میں آیا ہے کہ سارے رمضان میں لیلۃ القدر تلاش کرو اب تو دن ہی تھوڑے رہ گئے ہیں ان ایام کو غنیمت جان کر ان میں اپنے گناہوں کی معافی چاہنا اور ان کی راتوں کو اللہ کے دربار میں کھڑے ہوکر گزار دینا چاہئے۔ گناہ گار اللہ کے دربار میں آکر جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور معافی چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور معاف فرمادیتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو اس میں کیا کروں فرمایا یہ دعا کر:

"اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی۔"

"لیلۃ القدر کی بعض علامات میں مثلاً رقت کا آنا' دعاؤں میں دل لگنا ذکر کو چاہنا وغیرہ وغیرہ۔"

جہاں تک ہوسکے رمضان المبارک کا عشرہ آخر میں بالخصوص بہت زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔ نہ جانے پھر نصیب ہو یا نہ ہو' کتنے بھائی ایسے ہوں گے جنہوں نے گزشتہ رمضان کے روزے ہمارے ساتھ رکھے ہمارے ساتھ تراویح پڑھیں لیکن اس رمضان کے آنے سے قبل ہی وہ قبروں میں جاپہنچے۔ اب بھی بہت لوگ ایسے ہوں گے جو اگلے سال اس دنیا میں نہیں ہوں گے' اس لئے وقت کو غنیمت جان کر جتنی بھی اللہ سے معافی چاہی جائے اور اپنے گناہوں کو یاد کرکے جتنا رویا جائے' کم ہے وہ تو دینے کو تیار بیٹھے ہیں کوئی مانگے بھی:

"جلوہ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں"

☆☆..........☆☆

مولانا محمد اشرف کھوکھر

ہے وہ ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام

۱۴ اگست کو یوم آزادی کے طور پر کیوں منایا جاتا ہے جبکہ ۲۷ رمضان المبارک کو قیام پاکستان ممکن ہوا تھا

اسلام کا نفاذ ہی انسانی معاشرے میں امن وعافیت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین المہدین اور قرون اولیٰ کے حکمرانوں نے عدل وانصاف اور انسانی مساوات کے جو عملی نمونے پیش فرمائے وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہیں' نہ صرف پاکستان بلکہ نظام عالم کے انتظام والصرام میں اسلام کے شفاف نظام کو فروغ دینا انسانی معاشرت میں استحکام امن کی ضمانت ہوگا۔ دارین کی فوز وفلاح کو ہم جبھی سمیٹ سکتے ہیں جب رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام نظام کا عملی نفاذ کیا جائے۔ اللہ رب العزت ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے نفاذ کی توفیق ارزاں فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں عدل وانصاف کو قائم فرمائے۔ عادل' متقی اور پرہیزگار قیادت کو برسر اقتدار لاکر انفرادی اور اجتماعی برائیوں کا مستقل اور پائیدار سدباب کر کے مسلمانان پاکستان کو امن وعافیت سے حیات مستعار گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

ایک ننھے منے بچے کو رنگدار چیز کی کشش اور تصور اسے گھٹنوں کے بل پیش قدمی پر ابھارتا ہے اور پھر حصول منزل اسے مسرت اور آسودگی سے ہمکنار کرتی ہے۔

کرہ ارض پر بہت سی متمدن قومیں اور ممالک از منہ قدیم اور عصر حاضر میں موجود رہے ہیں۔ جہاں ہر طرح کے حالات وواقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح برصغیر پاک وہند میں سولہویں صدی عیسوی میں انگریز تاجر کے بھیس میں داخل ہوا اور مغلیہ دور حکومت میں رفتہ رفتہ اقتدار پر قبضہ جمانے کے بعد انجام کار یہ کہ مسلمانوں کی حیثیت اس دور کے کٹے پتنگ یا شکستہ کشتی سے کسی طرح سے بھی زائد اور متجاوز نہ تھی جو ہوا کے منہ زور جھکڑوں یا سمندر کی تیز وتند طوفانی موجوں میں محصور اپنے مہیب انجام کے تصور سے لرزہ براندام ہو۔

برصغیر پاک وہند میں مسلمان اور ہندو دو بڑی قومیں آباد تھیں جن کے دین ومذہب' تہذیب وتمدن' معیشت ومعاشرت اور طرز ہائے حیات میں زمین وآسمان کا تفاوت تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے لاالہ الااللہ کے نظریے کے تحت اپنے الگ وطن کا مطالبہ کیا جہاں ان کے دینی مذہبی' ثقافتی معاشرتی' سیاسی اور انتظامی مفادات کی حفاظت کے لئے مناسب' موثر اور واجب التعمیل تحفظات کا انتظام والصرام ہو سکے۔

پاکستان کا مطلب کیا ''لاالہ الااللہ'' کے نظریے کے تحت قیام پاکستان ممکن ہوا لیکن نظریے سے حصول تک ایک مشکل ترین' جانگسل اور خون آشام طویل سفر طے کرنا پڑا وہ تاریخ پاکستان کے اوراق کی زینت بنا ہوا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ حصول پاکستان کے لئے ہزاروں مسلمانوں کے خون کی ندیاں رواں ہوئیں' ہزاروں عفیفات کی عصمتیں لٹیں' ہزاروں بچے یتیم ہوئے' ہزاروں رعنا جوانوں نے جام شہادت نوش کیا' بے شمار سہاگ اجڑ گئے' کتنے بے گناہوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا؟ مسلمان قوم نے یہ تمام مظالم خندہ پیشانی سے جھیلے تو اس نصب العین کے لئے کہ نئی مملکت خداداد میں دین اسلام کا نفاذ ہوگا۔

اسلام کا بول بالا ہوگا' قرآن وسنت کی بالادستی قائم ہوگی لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مملکت خداداد کے معرض وجود میں آتے ہی پہلی کابینہ میں' سرڈگلس گریسی' جوگندر ناتھ منڈل اور ظفر اللہ خان قادیانی جیسے انگریز کے کاسہ لیسوں کو ایک بھیانک سازش کے تحت کلیدی عہدوں پر براجمان کر کے شہیدان پاکستان کے خون سے غداری کی گئی اور مسلمانان پاکستان کی نسلوں تک کو گروی رکھ دیا گیا۔

لاالہ الااللہ کے نظریے کے تحت معرض وجود میں آنے والی مملکت اسلامیہ میں ریاست کے قیام واستحکام کی ضمانت قرآن وسنت کے نظام کے نفاذ میں مضمر تھی اور علیحدہ ریاست کے پائیدار امن وعافیت واستحکام کی وجہ جواز بھی یہی ہے کیونکہ انگریزوں کے رخصت ہو جانے کے بعد ہندوستان میں لایا جانے والے سیکولر نظام میں مسلمانوں کے لئے اپنا تشخص برقرار رکھنا ناممکن تھا۔

اللہ کے پسندیدہ اور مکمل دین اسلام کے عملی نفاذ سے ہی قیام پاکستان کے مقاصد پورے ہو سکتے تھے لیکن حکمرانوں نے قیام پاکستان کے مقاصد سے

انحراف کرتے ہوئے مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت کو مسلمانوں پر ٹھونسنے کی ناپاک جسارت کی یہاں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اسلام میں آزادی کا تصور مغربی جمہوریت سے سراسر مختلف ہے۔ اس میں آزادی رسول آخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پرخلوص غلامی کا نام ہے۔ جمہوریت جس چیز کو آزادی کہتی ہے وہ اسلام کی نگاہ میں اپنے نفس کی غلامی کے علاوہ' سیکڑوں' ہزاروں کی غلامی بھی ہے۔ شاعر قرآن علامہ اقبال مرحوم نے اس آزادی کو ایک دھوکہ سے زیادہ اہمیت نہیں دی اور فرمایا:

ہے وہ ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیو استبداد' جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
(بانگ درا ص۲۱۰)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے' اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ ہے۔ صحابہ کرام خلفائے راشدین المہدین اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی کامیابی و کامرانی کا راز یہی دو چیزیں تھیں۔ قرآن کریم نے نیک و بد' عالم و جاہل کو عقل مند اور بیوقوف کی رائے کو برابر قرار نہیں دیا فرمایا۔

ترجمہ: ''کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟''

سورۃ رعد میں فرمایا ''قل لایستوی الخبیث والطیب''

''کیا نیک اور بد مساوی ہو سکتے ہیں۔''

سورہ شوریٰ میں مشاورت کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ سورۃ آل عمران جنگ احد کے موقع پر نازل ہوئی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاموں میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مشورہ کی تائید کی گئی اور مشیر کی اہلیت ''فاسئلو اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔'' سے واضح فرمادی۔

اسلام میں امیر المومنین عوام کا حکمران نہیں بلکہ عوام کا محافظ اور خادم ہوتا ہے اور عوام کو حکومتی امور میں پورا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنے سب سے پہلے خطبے میں فرمایا کہ:

''آگاہ رہو کہ میں تو صرف ایک بشر ہوں اور تم میں سے کسی ایک سے بھی بہتر نہیں لہٰذا میری رعایت کرو جب مجھے دیکھو کہ راہ راست پر ہوں تو میری پیروی کرو اور اگر دیکھو کہ میں کج ہوں تو سیدھا کردو۔'' (طبقات ابن سعد ص ۵۳)

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذاتی' انفرادی اور اجتماعی معاملات سلطنت میں عوام کی مداخلت کو ان کا آئینی اور سیاسی حق خیال فرماتے تھے اور ان دعوائے احتساب کی بیسیوں مثالیں تاریخ کے روشن ابواب ہیں۔ مال غنیمت میں یمنی چادروں کی تقسیم اور بہت سے عدل و انصاف کے دیگر واقعات جن کو بخوف طوالت یہاں نقل کرنے سے قاصر ہیں تاریخ اسلام کے روشن ابواب ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے علاج کی غرض سے شہد کی ضرورت پڑی تو ایک کپا شہد کے لئے شوریٰ کا اجلاس طلب کیا اور اپنے بیٹے عبدالرحمٰنؓ کو نبیذ پینے کے جرم میں حاکم مصر سے سزا دلوائی' ننگے پالان پر سوار مدینہ بلوایا' قید کر دیا اور جہاں وہ فوت ہوگئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ عمرؓ نے اپنے جانشینوں کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے' اپنے گورنروں کا احتساب بڑی سختی سے کرتے تھے ان کے مکانات' اثاثہ جات' منقولہ وغیر منقولہ جائیداد سے لے کر ملبوسات تک کی خبر رکھتے تھے۔ ہر سال حج کے موقع پر کھلی عدالت لگتی اور تمام عاملوں کو عوام کے سامنے عدالت میں پیش کیا جاتا۔ ایک طرف مسلمان قوم کے جمہوری مزاج' شرکت اقتدار' مداخلت کار حکومت اور شفاف احتساب کی زندہ اور روشن مثالیں اور زریں ادوار حکومت اور دوسری طرف ہمارے ہاں کا نظام جمہوریت ہے کہ حکمراں سے کسی عام آدمی کا ملنا امر محال ہے۔ چاہے کسی ضعیف وناتواں باپ کے جواں بیٹے کا قاتل دندناتا پھرے یا ہزاروں عصمتیں پامال ہوں۔ جہاں قتل و غارت گری معمول بن جائے۔ ایک ڈاکو دن دہاڑے ڈاکہ ڈالے اور بے قصور لوگوں کو قتل کر کے ناحق مال و متاع لوٹ لے۔ چور چوری کر کے شب و روز محنت کا کمایا اثاثہ لے کر فرار ہو جائے۔ جیب کترا دن بھر مزدوری کرنے والے چھ بہنوں کے اکلوتے بھائی کی جیب کاٹ کر مزدوری کا معاوضہ چند منٹ میں لے کر رفو چکر ہو جائے یا ایک راشی افسر رشوت لئے بغیر ایک غریب کسان کے تعلیم یافتہ بیٹے کو حق نہ دے۔ جھوٹے مقدمات کے ذریعے مخلوق خدا کو مبتلائے مصائب کر دیا جائے۔ چاہے گاؤں اور دیہاتوں کے چوہدری' زمیندار اور خوانین سے غربا' مفلس اور نادار کسانوں کی عزتیں محفوظ نہ رہیں۔ بردہ فروش پھول جیسے بچوں کو اغوا کر کے ماں باپ کی شفقتوں کا خون کر دیں۔ ایک دکاندار غریب اور نادار بچے کو لالچ دے کر اس کی قوت و استطاعت سے زیادہ کام لیتا رہے۔ ایک پولیس افسر گدھوں کی طرح مردار کھانے اور کھلانے والے راشیوں سے بھتہ کا حصہ وصول کرے یا نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت وردی پہنے والے خود کریں اور نشہ استعمال کرنے والوں کی اولادوں کو ناخواندگی اور افلاس کے عفریت کے

حوالے کردیں!!

ایک ڈاکو انتہائی سرد گھپ اندھیری رات میں برلب دریا ایک ہزار کلومیٹر پیدل سفر کرنے والے مویشیوں کے تاجر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسلحے کے زور پر اس بے کس و بے نوا مسافر سے اس کا زادراہ اور مال مویشی چھین لے۔ (ڈاکٹرز اور اطباء سے معافی چاہتے ہوئے) ملک عزیز کا ڈاکٹر ایک ہزار روپے فیس کے حصول کے لئے ایک مسافر بچے کی داڑھیں نکال لے۔ تاجر اپنی بین الاقوامی تجارت کے فروغ میں غربا اور یتامٰی کی خبر گیری نہ کرنے والے ہوں۔ ملک کے اصحاب اقتدار اپنے بینک بیلنس بڑھانے کے لئے چھ بہنوں کے دس سالہ یتیم بھائی سے فیکٹری میں کام کرنے پر پوری اجرت نہ دے۔ ذرا چشم تصور سے اس بیوہ ماں سے پوچھئے جو اپنے بیٹے کے نقوش پا کو ڈھانپ کر رکھتی اور دن رات اپنے اکلوتے بیٹے کی جدائی میں اپنے آنچل کو بھگوتی رہے اور آجر تو اس بچے کو اتنی اجرت دیتا ہے کہ خود اس کا گزارہ چلتا رہے۔ (کیا منظر ہوگا جب ماں نے دس سال تک بچھڑے ہوئے یتیم بچے کو ایک بازو سے معذوری کی حالت میں اس سے ملی ہوگی۔ یاللاسف!)

نشہ اقتدار میں مست اس صاحب اقتدار کے بارے میں کون قلم وزباں کو جنبش دے جو خدا کی زمینوں پر ناجائز قبضہ گروپوں کا سرغنہ ہو۔ مملکت خداداد کے علماء وصلحاء اصحاب اقتدار کی باطل قوتوں سے مرعوبیت کے باعث منبر ومحراب سے بھی عاری کردیئے جائیں اور دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوں۔

فحاشی اور عریانی اپنی آخر حدود کو چھو رہی ہے۔ یہ ننگے سر سربازار پھرنے والی نیم عریاں لباسوں میں ملبوس بیٹیاں کس کی ہیں؟ یہ ہیں مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت کے بے برگ وثمر اثرات!! مسلمانان پاکستان کو ایمان' جان' مال' عزت وآبرو کا تحفظ چاہئے یا خالی بے ثمر مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت!!

کیا ہم نے ۵۴ سالوں میں قیام پاکستان کے مقاصد کو حاصل کرلیا ہے۔ جہالت' کفروشرک' رسومات بد' ذات پات' ملک وطن اور رنگ ونسل کے فراعنہ سے کیا ہمیں آزادی مل چکی ہے؟ اسلام میں سب انسان آزاد اور باہم برابر ہیں اور اگر فرق ہے تو صرف اور صرف تقویٰ کی بنا پر لیکن ملک عزیز میں امیر' غریب' مالک مزدور' جاگیردار اور مزارع' وڈیرا اور لیڈر' افسر اور ماتحتوں کے گروہ اور فرق میں خلق خدا کو تقسیم کرکے انسانی مساوات اور شرافت کو ہدف کوفت بنادیا ہے۔

صحافت ہو کہ سیاست' امارت ہو کہ قیادت' ایک دل سوز نمونہ انتشار وافتراق نظر آتا ہے اور تعلیم وآگاہی' سائنس اور ٹیکنالوجی' معاشیات' اقتصادی' مواصلات وذرائع ابلاغ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی انتشار وافتراق اور قعر مذلت کے حوالے کیا ہوا ہے۔

کیا مملکت خداداد میں امیر وغریب کی تفریق' نفرتوں کا خاتمہ' ذات پات کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ کیا مغربی بے برگ وثمر جمہوریت کو مسلط کرکے انسانی مساوات اور عدل وانصاف کی فراہمی' رشوت' بدعنوانی' بے انصافی اور لاقانونیت کا خاتمہ ہوچکا ہے۔

باہمہ ذوق آگہی ہائے رے پستی شر
سارے جہاں کا جائزہ' اپنے جہاں سے بے خبر

کیا یہ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے کہ "لاالٰہ الااللہ" کے نظریے کے تحت معرض وجود میں آنے والی مملکت خداداد کی قومی اسمبلی میں نفاذ اسلام کا بل پیش ہوتا ہے تو آن واحد میں پاس ہونے کے بجائے' ارکان اسمبلی کے کڑی تنقیدوں کا نشانہ بنتا ہے لیکن تنخواہوں اور مراعات میں اضافے کا بل صرف اور صرف آدھے گھنٹے میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے اجماع کے ساتھ منظور ہوتا ہے یہ ہیں مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت کے بے ثمر نتائج!!

کیا مسلمانوں کے خون کی ندیاں اس لئے بہائی گئیں' ہزاروں عفیفات کی عصمتیں لٹیں' ہزاروں بچے یتیم ہوئے' ہزاروں جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور بے شمار سہاگ اجڑ گئے تو اس جمہوریت کے نفاذ کے لئے یا قرآن وسنت کی بالادستی کے لئے!!

آیئے دردمندان قوم اور اصحاب اقتدار سے مل کر اپیل کریں کہ خدارا! مغرب سے درآمد شدہ جمہوریت کے نفاذ یا شخصی آمریت کی خاطر دین ودنیا کو گنوا کر ملت کو ہجوم پریشان نہ بنائیں بلکہ معمار حرم کا کردار ادا کرکے تعمیر ملت کریں اور مزاج ملت کو قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھالنے اور انفرادی اور اجتماعی طور پر نفاذ اسلام کے لئے ٹھوس اقدامات کرکے قیام پاکستان کے تقاضوں کو پورا کریں۔

اسلام کا نفاذ ہی انسانی معاشرے میں امن وعافیت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین المہدیین اور قرون اولیٰ کے حکمرانوں نے عدل وانصاف اور انسانی مساوات کے جو عملی نمونے پیش فرمائے وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہیں' نہ صرف پاکستان بلکہ نظام عالم کے انتظام والصرام میں اسلام کے شفاف نظام کو فروغ دینا انسانی معاشرت میں استحکام امن کی ضمانت ہوگا۔ دارین کی فوز وفلاح کو ہم جبھی سمیٹ سکتے ہیں جب رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے نظام کا عملی نفاذ کیا جائے۔ اللہ رب العزت ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے نفاذ کی توفیق ارزاں فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں عدل وانصاف کو قائم فرمائے۔ عادل' متقی اور پرہیزگار قیادت کو برسر اقتدار لاکر انفرادی اور اجتماعی برائیوں کا مستقل اور پائیدار سدباب کرکے مسلمانان پاکستان کو امن وعافیت سے حیات مستعار گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

○

پروفیسر عاصی کرنالی

بارگاہِ رحمت میں حاضری

ذات کبریا' آپ ﷺ کو وجہ تخلیق کائنات بنا کر پیدا کرتی ہے۔ کون ومکاں' زمین وزماں' فرش وعرش اور تمام موجودات عالم کی ہستی' آپ ﷺ کے قدموں کا تصدق ہے۔ آفتاب وماہتاب' سیارگان فلک' عالم جمادات ونباتات وحیوانات' جن وانس' ملائکہ' ہفت زمین' ہفت آسمان' خشک وتر' بحر وبر' الغرض ساری بزم تخلیق آپ کے لئے آراستہ کی گئی اور آپ اس کے صدر ہیں۔

''اللہ کے حضور حاضر ہونے کے بعد محبوب کبریا' ممدوح کائنات' سید المرسلین' خاتم النبیین' وجہ تخلیق آدم وعالم' بہار چمنستان موجودات' ہادی انسانیت اور منزل ہر کاروان ہست وبود' حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں حاضری دینے کی ساعت سعید آپہنچی!

میں کانپتے قدموں کے ساتھ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ میرا بدن' میرا دل' میری روح ایک جلال کی گرفت میں تھی۔ ایک دبدبہ' ایک ہیبت' ایک سب سے جلیل القدر ذات گرامی کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا ذر مجھ بے مایہ' کمتر' ہیچ' معدوم محض پر پوری طرح چھایا ہوا تھا۔ ان کا جلال مجھے سہار رہا تھا لیکن ان کی رحمت میرا حوصلہ بڑھا رہی تھی۔ اب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین میں استادہ تھا۔ خدا کی قسم میرے ہونٹ خشک تھے۔ میری زبان گنگ ہو چکی تھی۔ الفاظ مجھے سوجھ نہیں رہے تھے۔ اظہار وبیان کے سوتے خشک ہو چکے تھے۔ حافظ' یادداشت' سب مٹ چکے تھے۔ سارا نام نہاد علم' ساری نگارہ فصاحت وبلاغت' سارے بے سود وسائل اظہار وابلاغ' سب کے پر کٹ چکے تھے۔ گائیڈ بکس میں پڑھا تھا' حاضری دو تو یہ پڑھنا' یہ دعا مانگنا' وہ مدعا بیان کرنا' تمام عزیزوں اور دوستوں کے سلام اور مطالبے پیش کر دینا لیکن' لیکن کہاں تھا یہ سب کچھ' ہر شے محو ہو چکی تھی! میں اس وقت عدم کا ایسا نقطہ تھا جو مٹ رہا تھا' مٹ چکا تھا۔ نقطہ بھی معدوم ہو چکا تھا۔ ایسے میں کیا کرتا' مجھے کیا کرنا چاہیے تھا' میں کر بھی کیا سکتا تھا' بس میں بے ساختہ درود پڑھنے لگا۔ بے تحاشا رونے لگا۔ میں' میں ان کے سامنے یا ذرہ تھا جو اڑ گیا' یا موم تھا جو پگھل گیا' یا آنسو تھا جو بہہ گیا۔ بس درود' مسلسل درود' لگاتار درود۔

زبان سے درود' دل سے درود' پورے وجود سے درود۔ یہ میری پہلی حاضری تھی۔

مسجد میں حاضر ہونے کے بعد (آغاز تا اختتام) ہر دل پر یہ احساس چھایا رہتا ہے کہ یہاں سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف فرما ہیں۔ وہ ہستی' وہ ذات گرامی جو ممدوح کبریا ہے' جو سید الانبیاء ہے جو خیر البشر ہے' خود یہاں تجلی ریز اور جلوہ بار ہے۔ ہم ان کے فرق اقدس کے قریب ایستادہ ہیں۔ ہم ان کے مواجہہ شریف کے روبرو حاضر ہیں۔ ہم ان کے قدمین شریفین میں نماز ادا کر رہے ہیں! یہ احساس' دلوں کو پگھلا کر اور دماغوں کو تحلیل کر کے رکھ دیتا ہے۔

پھر ماضی کے یہ مناظر بھی بار بار پردۂ تصور پر نمودار ہوتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مصلی پر تشریف رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ (علیہم) اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار جمال سے فیض یاب ہوتے تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مطہر سے دامان ساعت کو معمور اور پرنور کرتے تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہیں صفہ پر تعلیم فرماتے تھے۔ یہیں مقدمات کے فیصلے فرماتے تھے۔ یہیں سفیروں کو اذن باریابی عطا ہوتا تھا۔ یہیں جیوش اسلامی کی تیاری اور فتح کے بعد حربی فیصلے ہوتے تھے۔ شمع نبوت کے حضور کیسے کیسے جاں نثار پروانے یہیں حاضر ہوتے تھے۔ کائنات انسانی کے عزیز ترین افراد اسی بارگاہ رشد وہدایت میں اپنی تربیت اور تشکیل سیرت کے لئے موجود رہتے تھے۔

زہے وہ وقت کہ طیبہ مقام تھا اس کا
زہے وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا
(اقبال)

آج ہم اسی حرم پاک میں حاضر ہیں' جہاں کا ذرہ ذرہ جواب طور اور جہاں کا چپہ چپہ جال نور ہے۔ اس مبارک' مقدس' منور' مطہر فضا میں مجھے چالیس نمازیں ادا کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔

ہر وہ شخص جس کے سینے میں دل اور دل میں دھڑکنیں ہیں اور دھڑکنوں سے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمزمے پھوٹتے اور محبت محبوب خدا (علیہ التحیۃ والثناء) کے نغمے بلند ہوتے ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر حاضر ہونے کی سعید آرزو ضرور رکھتا ہے۔ یہی اس کے عشق کا حاصل' یہی اس کی تمنا کا مقصود اور یہی اس کے سفر حیات کی منزل مراد ہوتی ہے۔ اس کے دن اسی تپش سے گرم اور اس کی راتیں اسی گداز سے تپاں ہوتی ہیں۔ اس کے نالہ نیم شبی اور اس کی آہ سحرگاہی کا منشا فقط اور فقط شرف دیدار و زیارت کا حصول ہے۔ یہ متاع مل گئی تو ہر دولت کونین اور ہر نعمت ارض و سما مل گئی۔ میری عمر تیز رو اور حیات سبک رفتار کے ہزاروں روز و شب اسی کرب ہجر' اسی اذیت فراق اور اسی اضطراب عشق کی نذر ہو گئے تھے اور جوں جوں سفر زندگی حیات طبعی کے مراحل سے گزر کر اپنی منازل اخیر سے قریب تر ہو رہا تھا' تپش آرزو کی شعلگی بڑھتی جا رہی تھی۔ کبھی یہ وسوسہ گزرتا کہ کیا در بوسی کے بغیر ناکامی و حرماں نصیبی کی موت نصیب ہوگی۔ کبھی یہ امید بندھتی تھی کہ وہ سراپا رحمت ہیں ضرور اذن حاضری عطا فرمائیں گے اور ایک گدا' شہنشاہ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں ضرور اپنا سر نیاز جھکائے گا اور اپنی چشم خوش طالع سے ان کے مناظر جمال دیکھے گا۔

کبھی جذبہ بے اختیار شوق کی یہ دعا:

میں ان کے در پہ جاؤں وہ دن خدا دکھائے
دل کی مراد پاؤں' وہ دن خدا دکھائے

کبھی تمنائے بے اماں کا یہ مطالبہ:

عاصی! میں وہ درگاہ جلالت کبھی دیکھوں
صد عظمت جبرئیل جہاں خاک بسر ہے

کبھی باب معلیٰ پر جبیں سائی کے لئے یہ اضطراب آمیز پکار:

سر اپنا ترے باب معلیٰ پہ جھکا دے
یہ نقطہ آخر ہے عروج بشری کا

پھر دعا اثر سے ہم آغوش ہوئی' تمنا شاد کام ہوئی' اذن طلب آیا اور بندۂ عاصی' حاضری کی سعادت سے مالا مال ہوا اور اپنی خوش نصیبی پر نازاں ہوا۔

میرا یہ مقدر کہ ترے در پہ کھڑا ہوں
ہونٹوں پہ تبسم ہے تو آنکھوں میں نمی ہے

معمول یہ تھا کہ ہر نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ کبھی شروع میں بھی اور آخر میں شرف یاب ہوتا۔ اوقات نماز کے علاوہ بھی جذبہ دل بے اختیارانہ ان کی دہلیز پر لے جاتا۔ دل کی یہ کیفیت کہ ہمہ وقت یہی تمنا رہتی کہ بار بار جاؤں اور زیادہ سے زیادہ دامان آرزو کو دیدار جمال سے معمور کروں۔ اس بے کراں اور بے پناہ سیلاب تمنا کے باوجود پہلی حاضری سے آخری حاضری تک ایک دبدبہ' ایک مرعوبیت' ایک ہیبت' دل پر' پورے اعصاب پر' طاری رہتی لیکن اس ہیبت میں وحشت یا سراسیمگی نہیں تھی بلکہ یہ اس احساس کا پھیلاؤ اور گرفت تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کا کیا مرتبہ ہے اور میں کہاں کھڑا ہوں۔ ذات کبریا' آپ ﷺ کو وجہ تخلیق کائنات بنا کر پیدا کرتی ہے۔ کون و مکاں' زمین و زماں' فرش و عرش اور تمام موجودات عالم کی ہستی' آپ ﷺ کے قدموں کا تصدق ہے۔ آفتاب و ماہتاب' سیارگان فلک' عالم جمادات و نباتات و حیوانات' جن و انس' ملائکہ' ہفت زمین' نہ آسمان' خشک و تر' بحر و بر' الغرض ساری بزم تخلیق آپ کے لئے آراستہ کی گئی اور آپ اس کے صدر ہیں۔ اللہ آپ ﷺ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ معراج پر او ادنیٰ کے مقام و منزل پر آپ ﷺ متمکن ہوتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام سدرہ پر رک جاتے ہیں۔ مولا! اب آگے آپ ﷺ تشریف لے جایئے' اس لئے کہ

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

تمام انبیاء و مرسلین کے آپ سید و سردار اور امام و پیشوا ہیں۔ آپ ﷺ کے فرق اقدس پر رحمت للعالمینی کا تاج ہے۔ یہاں بھی آپ کی رحمت' کارساز بے چارگاں اور وہاں بھی آپ کی رحمت شفیع المذنبین ہوگی۔ دنیا جہل میں اسیر تھی' دل پتھر تھے۔ دماغوں پر جاہلیت کی مہریں ثبت تھیں۔ حواس پر بتان باطل چھائے ہوئے تھے۔ ہر نیکی اور خیر سے گریز' ہر بدی اور بدکاری سے رغبت۔ پوری دنیا ایک معصیت کدہ تھی۔ پوری کائنات انسانی' ایک ظلمت خانہ تھی۔ عبد اور معبود کا رشتہ صدیوں سے نہ تھا۔ مخلوق اپنے خالق کو نہ جانتی تھی' نہ پہچانتی تھی۔ ایسے عہد ظلم و ظلمت میں آپ ﷺ نے ظہور فرمایا اور اپنے آفتاب ہدایت سے ضلالت و گمراہی کی تیرگی کو مٹا ڈالا۔ سرکش گردنیں اپنے خالق کے حضور خم ہو گئیں۔ دلوں کے پتھروں سے چشمے جاری ہو گئے اور حیات و کائنات کی فضائیں نغمہ توحید سے معمور ہو گئیں۔ آپ ﷺ محسن بشر ہیں' آپ ﷺ معلم بشر ہیں' آپ ﷺ ہادی بشر

ہیں اور آپ ﷺ ہمارے لئے' تمام موجودات کے لئے' ہدایت ہیں' رحمت ہیں' شفقت ہیں اور میں اس ہستی کے روبرو حاضر ہوں' جس نے عظمتوں کو معانی عطا کئے اور جلالتوں اور رفعتوں کو مفہوم بخشا اور جس ذات مبارک کی اپنی سیرت جمیلہ کے اسوہ ہائے کامل نے آدمی کو شعور اور زندگی کو منشور اور بندگی کو دستور سے عطا کیا اور میں اس ہمہ مقتدر ذات کے قدموں میں موجود ہوں کہ ہر تکریم بشری اس کے دم قدم کا صدقہ ہے۔

بس یہ احساس میرے حواس پر پہلی حاضری سے آخری حاضری تک چھایا رہا۔ میں بکثرت حاضر رہا لیکن صورت یہ تھی کہ زیادہ تر قدمین شریفین کی جانب ایستادہ رہتا یا پھر جب ریاض الجنۃ میں نماز ادا کرتا تو فرق اقدس کے رخ حاضری دیتا لیکن مواجہہ شریف کی طرف جانے کا حوصلہ نہ ہوتا۔ کبھی جاتا تو دل زور

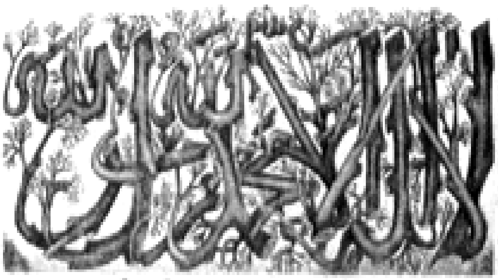

زور سے دھڑکتا' رقت طاری ہو جاتی' آنکھوں سے اشک ندامت کی لڑیاں بہنے لگتیں' حواس بکھرنے لگتے' چہرے کا رنگ اڑ جاتا اور جسم سے روح تک ایسا لرزہ طاری ہوتا جس کی حالت لفظوں میں ادا ہونا ممکن نہیں۔

مقصورہ شریف میں کہیں بھی حاضر ہوتا اور کچھ بھی اظہار مدعا کرنا چاہتا تو خیالات ساتھ نہ دیتے' الفاظ بے ربط ہو جاتے' اظہار و بیان کی قوتیں دم توڑ دیتیں اور گریہ طاری ہو جاتا۔

ان کے دربار میں' ان کی سرکار میں

ہر گزارش ہوئی آنسوؤں سے بیاں

یا پھر بس ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں اور ہونٹوں پر مہر سکوت لگی ہوئی ہے۔

ترے ہی سامنے پھیلا ہوا ہے دست سوال
بس ایک در ہے جہاں عزت گدائی ہے

اظہار مدعا کی نہ ہمت تھی نہ ضرورت اس لئے کہ ان کی شان غریب نوازی اور ادائے گدا پروری پر بھروسا تھا۔ ایسا سلطان گدا پرور' جو بے مانگے عطا کرے۔

اس آستان کرم کا فقیر ہوں کہ جہاں
نہیں ضرورت اظہار مدعا مجھ کو
جلال قیصر و کسریٰ تھا میرے زیر قدم
کوئی رئیس ترے در پہ دیکھتا مجھ کو

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ: این آر ایونیو
نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری، ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ

تحریر: ابوالخیر کشفی

تعارف قرآن بزبان قرآن

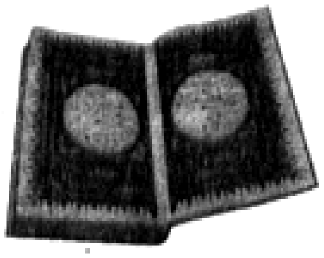

قرآن حکیم کتاب عجائب الغرائب ہے۔ یہ ایک ایسی دنیا ہے جس کے اسرار و رموز ہر دور میں انسانوں کے سامنے نئے انداز سے ابھرتے آئے ہیں اور یوں ہی ابھرتے رہیں گے۔ ہمارے علم کی سطح جیسے جیسے بلند ہوتی جاتی ہے‘ کائنات پر ہمارا عمل تسخیر جس درجہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے‘ قرآن اپنے معارف کو اسی نسبت سے آشکار کرتا جاتا ہے‘ انسانوں نے اس کتاب عظیم کے بارے میں ہر دور میں جو کچھ کہا ہے وہ اسی لئے مختلف ہے۔ ہم زمان و مکان کے دائرے میں رہ کر سوچ سکتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کی تفسیر اس کی تعلیمات اور اس کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہے کہ ہم قرآن کی صفات اور خصوصیات کو اس کی اپنی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ کوشش ہماری تمام ذاتی کوششوں کی نسبت حقائق سے قریب تر ہوگی۔ ”قرآن اپنی تفسیر آپ ہے“ اس جملہ کو پھیلائیے تو ایک یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ قرآن کی تعلیمات نہایت واضح ہیں اور دوسری طرف اپنی تفسیر آپ ہونے کا یہ مفہوم بھی واضح ہو جائے گا کہ قرآن کی نوعیت‘ اس کے دائرے اور احاطہ کی وسعت‘ اس کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں کا تعارف‘ اسی کتاب کے وسیلہ اور مدد سے ممکن ہے۔ اس مطالعہ میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ اس کتاب کی اہم صفات جس ترتیب سے اس میں آئی ہیں اسی ترتیب سے پیش کی جائیں۔

کتاب:

قرآن کریم کے آغاز ہی میں ہمیں اس کا یہ تعارف ملتا ہے:

ذالک الکتاب لاریب فیہ
ھدی للمتقین O (سورہ فاتحہ)

ترجمہ: ”اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں یہ متقیوں کے لئے رہنما ہے۔“

کتاب کے لفظ کے ساتھ ہی پہلا تصور جو ہمارے ذہنوں میں ابھرتا ہے وہ ایک مرتب چیز کا ہے‘ منتشر اوراق کو کتاب نہیں کہا جا سکتا۔ قرآن نے کئی مقامات پر اپنے آپ کو کتاب کہا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی ربانی کی روشنی میں مرتب فرمایا اور ایک مرتب و منظم شکل میں انسانیت کو عطا فرما کر تکمیل فریضہ نبوت و رسالت فرمائی۔ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں پر ہی غور کیجئے تو اس کی ترتیب محکم واضح ہو جائے گی۔ وہی بات تکرار کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اہم احکام کی وضاحت مختلف صورت حال (Situations) کے تحت کی گئی ہے یا اہمیت کو ابھارنے کے لئے بعض احکام کو دہرایا گیا ہے یا تعریف آیات کا مقصد خالص نفسیاتی اور تعلیمی ہے کہ مختلف انداز یا ایک ہی انداز سے ایک بات کو وقفہ وقفہ کے ساتھ یوں دہرایا جائے تاکہ وہ بات کے مرحلے سے گزر کر ”مسلک حیات“ کا اشارہ اور قرینہ بن سکے۔

کتاب کے اس عام اور مروجہ مفہوم سے آگے بڑھئے تو عربی زبان کی رو سے کتاب کے اور بھی کئی معانی سامنے آتے ہیں۔ کتاب مجموعہ قوانین کو بھی کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ وہ کتاب جو احکام و قوانین کا مجموعہ ہو اسے ”الکتاب“ کہنا زیب دیتا ہے۔ اس معنی کو قرآنی آیات کی روشنی میں پرکھا جا سکتا ہے مثلاً ”کتب علیکم الصیام“ کا مطلب یہی ہوا کہ تم پر روزے فرض کئے گئے۔ قرآن کے باب میں کتاب کے انہی معانی کی وضاحت سورۃ النساء کی اس آیت سے ہوتی ہے۔

ترجمہ: ”اے رسول! ہم نے تم پر یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم اللہ کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔“

شک و شبہ سے بالا:

کتاب کے معنوں کی اس وضاحت کے بعد ہم قرآن حکیم میں قرآن کے پہلے تعارف کی طرف لوٹتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور جو متقیوں کے لئے ہدایت ہے‘ اس کتاب میں شک و شبہ اس لئے نہیں کہ یہ خدائے علیم و خبیر کی نازل کی ہوئی ہے۔ قرآن نے تنزیل کے لفظ سے یہ بات واضح کر دی ہے کہ وحی ایک خارجی شے ہے اور نبی کے ذہن کی پیداوار نہیں‘

چودہ صدیاں اس حقیقت پر گواہی دے رہی ہیں کہ اس کتاب میں کل شک تھا' نہ آج شک ہے اور نہ کل ہوگا' آج علوم کی تیز رفتاری کا عالم یہ ہے کہ بعض کتابیں چھپنے کے دوران ہی پرانی ہوجاتی ہیں لیکن وحی الٰہی کے حقائق اتنے محکم ہیں کہ چودہ صدیوں نے انہیں ابھار دیا ہے۔

ھدیٰ:

اس کتاب محکم نے اپنے تعارف میں آپ کو "ھدیٰ" کہا ہے۔ ہم نے اس کا ترجمہ "رہنما" لکھا ہے۔ یہ ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری اور دوسرے مترجمین کے یہاں بھی ملتا ہے اور اس لفظ کے لغوی معنوں پر دلالت کرتا ہے۔ ھدیٰ کے معنی ہیں راستہ دکھانے کے لئے آگے آگے چلنا۔ زندگی کی تاریک راہوں کو ہمارے لئے قرآن نے اسی طرح روشن کیا ہے اس لفظ کے بنیادی معنوں میں رہنمائی کے ساتھ ساتھ روشنی کا مفہوم بھی موجود ہے۔ وہ چیز جو روشن ہو (اور جس کی روشنی میں دوسری اشیاء بھی صاف نظر آئیں) ھدیٰ ہے جیسے دن۔ قرآن کی اس روشنی کا نتیجہ ہے کہ اس کے بتائے ہوئے حقائق کے بارے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا لیکن قرآن کی یہ رہنمائی' یہ ہدایت اور روشنی' متقی لوگوں کے لئے ہے۔ لفظ متقی کا ترجمہ "ڈرنے والے" مکمل نہیں۔ تقویٰ قرآن کی ایک نہایت جامع اصطلاح ہے اور اردو میں اسے قبول عام حاصل ہے' اسی لئے کسی دوسرے لفظ کے سہارے کی ضرورت نہیں۔ قرآن میں اکثر مقامات پر تقویٰ کے ساتھ اللہ کا ذکر ضرور ہے' اس سے قرآنی تقویٰ کی وضاحت خود بخود ہوجاتی ہے' متقی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی حفاظت اور نگہداشت کے متمنی ہیں' جو ہر اس چیز سے احتیاط اور اجتناب برتتے ہیں جو احکام الٰہی کے مطابق نہ ہو۔ متقی اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے احکام کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کوشش میں اسوۂ حسنہ نبوی کو نمونہ کے طور پر اپنے سامنے رکھتا ہے' متقی احکام الٰہی سے پیوست رہتا ہے اور فاجر (متقی کی ضد) وہ ہے جو راستے سے علیحدہ ہوجائے۔

فرقان:

یہ کتاب جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور جو متقیوں کی رہنمائی کرتی ہے' ان حقائق کا مجموعہ ہے جو اس سے پہلے دوسری آسمانی کتابوں میں پیش کئے گئے تھے اور جن کو وقت گزر جانے کے ساتھ ان مذاہب کے متبعین نے مسخ کردیا تھا' یا چھپا دیا تھا۔ اس کتاب کے ذریعہ وہی حقائق واضح طور پر انسانوں کے سامنے آگئے' یہ وہ مجموعہ قوانین ہے جس نے تمام چھپی ہوئی حقیقتوں کو اس طرح بیان کردیا کہ حق و باطل الگ الگ ہوگئے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا احاطہ انسان کی عقل نہیں کرسکتی تھی۔ قرآن نے اپنے حقائق کو بینات کہا ہے:

> ترجمہ: "دو رمضان ہی کا مہینہ ہے
> جس میں (اول اول) قرآن نازل ہوا' جو
> لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت ہے'
> کھلی ہوئی نشانیاں (بینات) ہیں اور
> فرقان ہے۔"

مبین اور بینات کے بیان کردہ مفہوم سے بینات کی وضاحت کے مروجہ ترجمہ یعنی "ہدایت کی کھلی ہوئی نشانیاں" کی نسبت زیادہ بہتر طور پر ہوجاتی ہے۔ "فرقان" کے لفظ میں بھی مبین کے معنی کسی حد تک موجود ہیں۔ فرقان الگ الگ کردینے والے کو کہتے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس نے حق و باطل کو ہمیشہ کے لئے الگ الگ کردیا' اس کے لئے ضروری تھا کہ یہ کتاب "مبین" بھی ہوتی۔ اللہ کی وحی ہر دور میں فرقان رہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ایک طرف فرعون' قارون اور ہامان کی مشترکہ قوتیں باطل کے آستانے پر انسانیت کے سر کو جھکانا چاہتی تھیں' اور دوسری طرف موسیٰ کے ذریعہ خدا حق کو آشکار کررہا تھا۔ قرآن کریم نے توریت کو بھی فرقان کہا ہے۔ اسی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وحی الٰہی ہر زمانے میں فرقان رہی ہے۔

مبین ومصدق:

قرآن حکیم نے صحف اولیٰ کی بنیادی تعلیمات کو اپنے دامن میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کردیا ہے۔

قرآن کی اس خصوصیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اسے "کتاب مبین" اور "مصدق" قرار دیا ہے۔

> "یہ کتاب تورات اور دوسرے
> صحف کی مصدق ہے۔" (البقرہ ۲:۸۹)

فرمایا:

> "اس (جبرئیل) نے تو یہ کتاب
> اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے'
> جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔"
> (البقرہ ۲:۹۷)

مصدقا لما بين يديه ...... اللہ نے ہمیشہ انسانوں کو فسانہ وفسوں کی بھول بھلیوں سے بچانے کے لئے اپنے انبیاؑ کے ذریعہ وحی کی صورت میں حقائق کے تحفوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ انسانوں نے ان حقائق کو فسانہ وفسوں کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کی لیکن قرآن حکیم نے ان کوششوں کے سلسلہ کو ہمیشہ کے لئے ناکام ونامراد بنادیا اور وہ اس طرح کہ قرآن کے دامن میں صحف اولیٰ کے حقائق بھی جگمگا رہے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ مرتب ہوتا ہے کہ

وہ حقائق جن میں کوئی شک وشبہ نہیں اور جو رہنمائی کرتے ہیں وہ ابدی ہیں۔ وقت اور زمانہ سے بلند تر۔

مصدق کے معنی ہیں تصدیق کرنے والا اور سچ کر دکھانے والا۔ سچ کر دکھانے کے لئے قوت ایک بنیادی عنصر کا درجہ رکھتی ہے۔ قرآن نے تعلیمات الٰہی اور انسانی زندگی کی بنیادی اقدار کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کے وسیلے سے سچ کر دکھایا۔

قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے' وہ کتابیں جن میں انسانوں کی مختلف جماعتوں اور ادوار کے لئے اللہ تعالیٰ کی وحی موجود تھی۔ وحی الٰہی کا مقصد انسانوں کی رہنمائی ہے۔ رہنمائی کا تعلق اعمال سے ہے' تمام صحف سماوی اور قرآن میں اچھے اعمال کیلئے بشارت دی گئی ہے اور برے اعمال کے نتیجہ سے ڈرایا گیا ہے (یہ کام نبی اکرمؐ) کے وسیلہ سے ہوا اسی پر حضورؐ کو بشیر ونذیر کہا گیا۔

بشریٰ:

قرآن کو اللہ تعالیٰ نے بشریٰ یعنی خوشخبری اور بشارت کا نام بھی دیا ہے۔ چنانچہ کہا

''وبشریٰ للمؤمنین''

ترجمہ: ''اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔'' (البقرہ:۹۷)

قرآن ہمیں بشارت دیتا ہے کہ اچھے اعمال کا نتیجہ دونوں جہانوں کی سرفرازی ہے' ہمیشگی کی زندگی اور جنت ہے۔ یہ بشارت ہمارے لئے مہمیز اور قوت محرکہ کا کام دیتی ہے۔ قرآن کی آیات کریمہ مبشرات ہیں۔ ایسی ہوائیں جو رحمت اور بشارت کے بادلوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے آتی ہے۔

نزول بالحق:

وہ کتاب جس میں شک وشبہ نہ ہو' جو ایسے حقائق سے عبارت ہو جو ظن وگمان کی اس دنیا میں کبھی نہیں بدلتے جو دوسری کتابوں کی مصدق ہو' جو حق و باطل کو الگ الگ کرتی ہو' اس کے بارے میں اس کے بھیجنے والے کا یہ کہنا ان خصوصیات کو سمیٹ لینے کے لئے ہے کہ:

ترجمہ: ''اللہ نے یہ کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے۔'' (البقرہ:۱۷۶)

بالحق کا ٹکڑا قرآن کریم میں اس کتاب کے لئے کتنے ہی مقامات پر آیا ہے۔ مثلاً: ۲/۲۵۲' ۳/۳/۲/۱۰۰' ۴/۱۰۵' ۵/۴۸ وغیرہ۔

حق کے ساتھ نازل کرنے کا منطقی اور لازمی تعلق مصدق کے ساتھ ہے۔ اسی کتاب کو ہم حق کہہ سکتے ہیں جس کی تمام تعلیمات وقت کی گردشوں پر غالب آئیں اور جس کے دامن میں وہ ربانی تعلیمات محفوظ ہوں جو ابتدائے کائنات اور آغاز وحی سے زمانہ نزول قرآن تک انسانی زندگی کی شیرازہ بندی کرتی رہی تھیں۔

ترجمہ: ''اس نے اے محمد! آپ پر یہ کتاب نازل کی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے توریت اور انجیل نازل کی۔'' (آل عمران:۳)

حق کے سلسلے میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حق میں دو عناصر ہیں: (۱) صحت' (۲) پائیداری' ثبات و دوام صحت اور ثبات کے عناصر جس چیز میں ہوں گے اسے ایک محسوس شکل عطا کردیں گے۔

قرآنی تعلیمات محسوس و مشہود شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء کی زندگی میں یوں ابھریں کہ چودہ سو سال گزرنے کے بعد نقش پا کی شوخی آج بھی کہہ رہی ہے کہ کوئی ابھی ابھی یہاں سے گزرا ہے۔ جب حقیقتیں محسوس طور پر سامنے آتی ہیں تو ان کے نتائج بھی ہم مرتب شکل میں دیکھ سکتے ہیں۔ قرآن اس لئے بھی حق ہے کہ اس کی تعلیمات میں صحت و دوام ہے' اور اس لئے بھی کہ اس کی تعلیمات کے یہ پہلو انسانی زندگی میں نتائج کے طور پر مرتب ہو چکے ہیں۔ حق کی لازمی پہچان یہ ہے کہ وہ باطل کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کر سکتا

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول
(اقبالؒ)

''حق اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے اور حالات اس کے سانچے میں ڈھلتے رہتے ہیں ایک محترم بزرگ نے حق کے معانی کی قرآنی توضیح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: جو زمانے کے تقاضوں کا ساتھ دے سکے۔''

''زمانے کے بدلتے تقاضوں کا ایک تصور فاسد ہماری ذہنی دنیا میں مغربی فلسفے نے ڈالا ہے اور ہمارے دانشور قرآن اور دین کو اس تصور کے تابع کرنے کے لئے زور لگا رہے ہیں۔ اس ساحرانہ کلمہ میں جو کایا پلٹی ہے وہ یہ ہے کہ جو جو نظریات بھی رائج ہو جائیں' ادارت جو شکل بھی اختیار کرلیں' ثقافت جس طرز پر بھی ڈھل جائے' انسانی ذہن و اخلاق میں جو بگاڑ بھی آ جائے' اسے تقدیر غیر متبدل سمجھ کر نہایت فدویانہ طریق سے قبول کر لینا چاہئے اور آیات و احکام قرآن اور فرمودات رسولؐ کو بھی زمانے کے بدلتے تقاضوں کے سانچے میں ڈھال کر نت نیا مفہوم دے لینا چاہئے۔ یعنی وہی صورت کرنی چاہئے کہ خود بدلتے نہیں' قرآن کو بدل دیتے ہیں۔''

(ن۔ص) (باقی آئندہ)

حکمت ومعرفت کی نورانی کہکشاں

حافظ افروغ احسن

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کی طرف خدا کا پیام ہدایت پہنچانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ یہ فریضہ وہی رسول اور وہی داعی بخوبی انجام دے سکتا ہے جو اپنی بات اپنی مخاطبین تک اس انداز میں پہنچا سکے کہ وہ ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ ان کے ذہن اس پر غور کرنے پر مجبور ہو جائیں اور ان کے قوائے عمل متحرک ہو کر سعی اور جہد کی راہ پر گامزن ہو جائیں۔ اسی کا نام خطابت ہے اور اسی کو زور بیان کے نام سے موسوم کیا جاسکتا ہے۔

عربوں کو اپنی فصاحت و بلاغت پر ناز تھا۔ وہ اپنے مقابلے میں دوسری قوموں کو عجمی (گونگے) کہہ کر پکارتے تھے لیکن عرب کے تمام قبائل زبان کی لطافت وسلاست میں قریش کو اپنا مقتدا اور امام تسلیم کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کی کہ "آپ سے بہتر میں نے کسی کو فصیح و بلیغ نہیں پایا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری فصاحت و بلاغت میں کون سی چیز مانع ہو سکتی ہے؟ اولاً میں قریش میں پیدا ہوا ہوں دوسرے میرا بچپن بنی سعد کی فصیح ولطیف زبان کی آغوش میں گزرا ہے۔"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت شخصیت مختلف حیثیتوں کی حامل تھی۔ آپ ﷺ مبلغ بھی تھے داعی بھی' نذیر بھی تھے بشیر بھی' سپہ سالار بھی تھے فاتح بھی' دنیا کے سنوارنے والے بھی تھے اور آخرت کو بنانے والے بھی' قانون وضع کرنے والے بھی تھے اور دلوں کے امام بھی' پیغمبر امن وامان بھی تھے اور میدان رزم وجہاد کے خطیب بھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات کے مضامین بھی متنوع ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر اور ابدی نبوت پر ایک ایسی بین دلیل ہیں جس کی تردید کی جرأت اس روئے زمین پر آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ مختلف قوموں میں بلاشبہ ایسے جادو بیان اور شعلہ نوا خطیب گزرے ہیں جنہوں نے سوئے ہوؤں کو جگا دیا اور پھر جگا کر ان سے ایسے کارنامہ ہائے عظیم انجام دلوائے جن سے ان کی قومی زندگی میں انقلاب آ گیا۔ ان کی بے بسی وبے چارگی نے قوت وسطوت کی جگہ لے لی۔ ان کے ادبار ونکبت کے دن فارغ البالی اور خوشحالی کے دور میں تبدیل ہو گئے لیکن ان پر اثر تقریروں اور خطبوں کی اثر آفرینی کچھ وقت کے بعد بے اثر اور بے وقعت ہو کر رہ گئی۔

لیکن قربان جایئے اس سراپا رحمت ﷺ کی فصاحت وبلاغت کے کہ اس کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے جملوں' فقروں اور تقریروں میں آج بھی وہی شدت تاثیر ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھی اور آئندہ قیامت تک اسی طرح قائم رہے گی۔

ان خطبات میں دلوں کو سوز وگداز' ذہنوں کو ارجمندی وہوشمندی اور جسموں کو ولولہ عمل اور جوش جہاد کی نعمتوں سے بہرہ ور کرنے کا لازوال سامان موجود ہے اور ہو بھی کیوں نہ یہ معرفت وحکمت کے خزینے اور عقل ودانش کے سرچشمے ہیں۔

ہم ذیل میں ان خطبات سے مختلف عنوانات کے تحت اقتباسات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

حکمت ومعرفت کی نورانی کہکشاں

امابعد!

خدا کے کلام سے سچا کوئی کلام نہیں۔

تقویٰ کے کلمہ سے بہتر کوئی مضبوط رشتہ نہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کی ملت سے بہتر کوئی ملت نہیں۔

محمد (ﷺ) کی سنت سے بہتر کوئی سنت نہیں۔

سب سے اچھا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

بہترین حکایت قرآن ہے۔

سب سے اچھے کام اولوالعزمی کے کام ہیں۔

بدعت سے بدتر کوئی چیز نہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے راستے سے بہتر کوئی راستہ نہیں۔

سب سے بہتر موت شہید کی موت ہے۔

ہدایت کے بعد گمراہی اپنا لینا پرلے درجے کا اندھا پن ہے۔

بدترین معذرت وہ ہے جو نزع کے وقت کی جائے۔

دل کا اندھا پن بدترین کورنظری ہے۔

سب سے اچھے کام وہ ہیں جو نفع دینے والے ہوں۔

سب سے بڑی ندامت قیامت کے دن کی ندامت ہے۔

جھوٹی زبان سب سے بڑی مجرم ہے۔

بے نیازی سب سے عمدہ دولت ہے۔

سچی بات دل میں بیٹھ جاتی ہے۔

شک کفر کی نشانی ہے۔

نوحہ کرنا جاہلیت کی یادگار ہے اور خیانت جہنم کا سامان ہے۔

بدمست ہونا آگ میں جلنا ہے۔

شراب گناہوں کی ماں ہے۔

یتیم کا مال کھانے سے برا کوئی کھانا نہیں۔

سعادت مند دوسروں سے عبرت حاصل کرتا ہے۔

بدبخت ماں کے پیٹ ہی میں بدبخت ہوتا ہے۔

کام کے انجام پر نظر ہونی چاہیے۔

جھوٹا خواب بدترین خواب ہے۔

مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔
مومن کا گوشت کھانا (غیبت) اللہ کی سب سے بڑی نافرمانی ہے۔
جو غصہ ضبط کرتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے۔
جو نقصان پر صبر کرتا ہے اللہ اسے بدلہ دیتا ہے۔
جو لوگوں کے عیوب کی تشہیر کرتا ہے خدا اسے ذلیل کرتا ہے۔
صبر کرنے والے کو خدا دگنا اجر دیتا ہے۔

تقویٰ کی اہمیت

قسم ہے اس ذات کی جس کی بات سچی اور وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے یہ بات اٹل ہے کیونکہ خود اس کا ارشاد ہے کہ میرے حضور بات نہیں بدلی جاتی اور نہ میں بندوں پر ظلم کرتا ہوں۔ پس تم اپنے دینی اور دنیوی معاملات میں اور ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرو کیونکہ جو خدا کی برہمی سے ڈرتا ہے اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اسے بڑھا کر اجر دیتا ہے۔ جس نے خدا سے خوف کیا وہ پورا پورا کامیاب ہوا۔

یاد رکھو! تقویٰ انسان کو خدا کی برہمی اور اس کے عتاب سے بچاتا ہے۔ تقویٰ چہرے کو روشن اور مرتبے کو بلند کرتا ہے۔ خدا کے احکام پر عمل کرو۔ اپنا حصہ حاصل کرو اور اس کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرو۔

لوگو! دوسروں پر احسان کیا کرو جس طرح اس نے تم پر احسان کیا۔ اس کے دشمنوں سے نفرت کرو۔ اس کی راہ میں اچھی طرح جہاد کرو۔ اس نے تم کو برگزیدہ بنایا اور تمہارا نام مسلمان رکھا۔

اللہ کا ذکر بہت کیا کرو اور آنے والے دن کے لئے اعمال کا ذخیرہ کر لو۔ جس نے اپنے آپ کو خدا کے دامن سے وابستہ کر لیا اور اپنا معاملہ صاف رکھا تو اللہ ہر معاملے میں اس کی دستگیری کرے گا۔

خدا جو چاہے فیصلہ کرے لوگ اس کے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ سب کا مالک ہے کسی کا زرخرید نہیں۔ وہ سب سے بڑا ہے اور ہر قسم کی طاقت و قوت کا تاجدار ہے۔

جہاد کی دعوت اور آداب جنگ

اللہ کا نام لے کر دشمنوں پر ٹوٹ پڑو اور کافروں سے گھمسان کی جنگ کرو۔ جنگ کرو مگر دھوکا نہ دینا عہد سے تجاوز نہ کرنا مثلہ نہ کرنا اور بچوں کو قتل نہ کرنا اور جب تمہارا مشرکوں سے آمنا سامنا ہو تو ان کے سامنے تین باتیں پیش کرنا۔ اگر وہ ان میں سے ایک بات بھی مان لیں تو پھر ان سے نہ لڑنا۔

پہلے انہیں اسلام کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ یہ دعوت قبول کر لیں تو ان سے ہاتھ روک لو اور ان سے کہو کہ وہ اپنا علاقہ چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے میں چلے جائیں اور انہیں بتا دینا کہ ہجرت کی صورت میں ان کے ساتھ مہاجروں جیسا سلوک ہوگا اور اگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوں تو انہیں بتا دو کہ ان کی حیثیت بدوی مسلمانوں جیسی ہوگی اور عام مسلمانوں کی طرح ان پر بھی احکام الٰہی نافذ ہوں گے لیکن مال غنیمت میں انہیں اسی وقت حصہ ملے گا۔ جب وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوں گے۔

اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیہ طلب کرو۔ اگر وہ اس کی ادائیگی پر تیار ہو جائیں تو ان سے ہاتھ روک لو ورنہ خدا پر بھروسہ کر کے ان پر حملہ کر دو۔

اگر کسی قلعہ کا تم محاصرہ کر لو اور وہ لوگ اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمے داری پر پناہ مانگیں تو اس بات پر انہیں ہرگز امان نہ دینا بلکہ اپنے اپنے باپ دادا اور اپنے ساتھیوں کی ذمے داری پر پناہ دینا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی وجہ سے عہد شکنی ہو جائے تو باپ دادا اور دوستوں کی ذمے داری کا توڑ دینا اس کی بہ نسبت آسان ہے کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر کئے گئے عہد امان کو توڑا جائے۔

اللہ کا نام لے کر اپنے اور اللہ کے دشمنوں کے خلاف شام کے میدان میں محاذ جنگ کھول دو۔ وہاں تم کو خانقاہوں میں گوشہ نشین درویش ملیں گے ان سے کوئی تعرض نہ کرنا۔ وہاں تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جن کے سروں پر شرارت و شیطنت کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی۔ دیکھو انہیں سختی سے کچل دینا۔

اور سنو! عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، نہ کسی درخت کو کاٹنا نہ کسی عمارت کو تباہ کرنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے یہ بات بے حد پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور شہید ہوں اور پھر لڑوں اور شہید کیا جاؤں اور پھر لڑوں اور شہید کیا جاؤں۔

جنت اور دوزخ کے مستحق

یاد رکھو تین شخص جنت میں ضرور جائیں گے:

۱۔ وہ حاکم جو عادل سخی اور نرم مزاج ہو۔
۲۔ وہ شخص جو رشتہ داروں کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آتا ہو۔
۳۔ وہ مسلمان جو عیالدار اور پاک دامن ہو۔

پانچ قسم کے لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے:

۱۔ وہ کمزور اور بیوقوف شخص جو دوسروں پر بوجھ بنا رہے اور خود اہل وعیال کے جھمیلوں سے دور رہے۔
۲۔ وہ خائن جو کسی وقت بھی خیانت سے باز نہیں آتا۔
۳۔ وہ شخص جو دن رات تم کو تمہارے اہل وعیال کے بارے میں دھوکا دیتا ہے اور بخل و کذب کا تذکرہ کرتا رہتا ہے۔
۴۔ بدزبان۔
۵۔ فحش گو۔

اللہ کے نزدیک تمام مخلوق سب سے زیادہ محبوب وہ نوجوان ہے جو حسین و جمیل ہو مگر اپنے حسن و شباب کو اللہ اور اس کی اطاعت میں جذب کر رہا ہو۔ یہی وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات کرتا ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ جو شخص پنج وقتہ نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ نکالے اور سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ تشریف لائے۔

شیطان کا محبوب ترین گماشتہ

جان لو کہ شیطان نے اپنے مکر و فریب کا تخت پانی کی سطح پر قائم کیا ہے۔ وہ اپنے ایجنٹوں کو چاروں طرف بھیجتا ہے۔ ان میں سے جو جتنی زیادہ گمراہی پھیلاتا ہے اس کو اتنا ہی اپنا مقرب بناتا ہے۔ اس کے گماشتے جب واپس آتے ہیں تو وہ ان سے ان کی کارکردگی کی رپورٹ سنتا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور یہ کیا۔ شیطان کہتا ہے کہ تم نے کچھ بھی نہیں

کیا۔ ایک کارکن کہتا ہے کہ حضور میں اس وقت تک واپس نہیں آیا جب تک میں نے میاں بیوی کے درمیان عداوت اور نفرت کی دیوار کھڑی نہ کردی۔ اس وقت شیطان اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور شاباش دیتے ہوئے کہتا ہے یہ ہے کرنے کا وہ اصل کام جو تو نے کیا!

ناجائز تحفے

لوگو! جب میں کسی کو زکوۃ کی وصولی کے لئے عامل بنا کر بھیجتا ہوں تو وہ واپسی پر آ کر کہتا ہے کہ یہ تو رہا سرکاری ٹیکس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ تحفے اور سوغاتیں ہیں جو لوگوں نے مجھے دی ہیں۔ اگر واقعی لوگوں نے یہ تحفے اور ہدیے اس کو دیے ہیں تو ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہے اور لوگ اسے تحفے بھیجیں۔

خدا کی قسم! جو شخص بھی ناجائز طور پر کچھ حاصل کرے گا تو اس کا بوجھ اٹھائے ہوئے وہ اللہ سے ملاقات کرے گا اور میں اس کو پہچان لوں گا جب اس کی گردن پر شور کرتی ہوئی گائے' بلبلاتا ہوا اونٹ اور چیختی ہوئی بکری دیکھوں گا۔

الہ العالمین! کیا میں نے حق بات پہنچادی؟

معیاری تاجر

بہترین پیشہ تجارت ہے اور سب سے اچھے تاجر وہ ہیں جو بات چیت میں جھوٹ نہیں بولتے۔ امانت میں خیانت نہیں کرتے' وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے' قرض لوٹانے میں ٹال مٹول نہیں کرتے اور قرض وصول کرنے میں سخت گیری سے کام نہیں لیتے' جب کوئی چیز بیچتے ہیں تو اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے نہیں ملاتے' جب کوئی چیز خریدتے ہیں تو اس کی مذمت نہیں کرتے۔

شرک اور جھوٹی قسم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی قسم اٹھانے والوں اور شرک کرنے والوں کی ملامت اس حدیث میں فرمائی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کا شریک ٹھہرانا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' کسی بے گناہ کی جان لینا اور جھوٹی قسم کھانا۔“

غزوۂ حنین کے بعد انصار سے خطاب

اے گروہ انصار! کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم پہلے گمراہ تھے پھر میری وجہ سے ہدایت پائی۔

تم منتشر اور پراگندہ تھے' میری وجہ سے جمع ہوئے۔ تم مفلس تھے' خدا نے میری وجہ سے تمہیں غنی کر دیا۔

ہاں ہاں' تم بھی یہ کہہ سکتے ہو اور تمہارا یہ کہنا سچ ہوگا: اے محمد (ﷺ) تم ہمارے پاس اس وقت آئے جب ساری دنیا تمہیں جھٹلا رہی تھی۔ اس وقت ہم ہی تھے جنہوں نے تمہاری تصدیق کی۔ سب نے تم کو چھوڑ دیا ہم نے تمہاری مدد کی۔ دوسروں نے تمہیں نکال دیا ہم نے پناہ دی۔ تم غریب تھے ہم نے ساتھ دیا۔“

لیکن اے گروہ انصار! کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ لوگ اونٹ' بکریاں گھر لے کر جائیں اور تم خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ساتھ لے کر جاؤ۔ خدا کی قسم' جس چیز کو تم لے کر جاؤ گے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو لوگ لے کر جا رہے ہیں۔

رزق حلال کی تلاش

اے لوگو! جو چیزیں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرنے والی ہیں وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں اور ان چیزوں کی بھی نشاندہی کر چکا ہوں جو جنت سے دور اور دوزخ سے قریب کرنے والی ہیں۔ جبرئیل امین (علیہ السلام) نے مجھے خبر دی ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنے حصے کا مقرر رزق نہ کھالے۔

تو اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں غلط ذرائع استعمال نہ کرو ایسا نہ ہو کہ رزق کی تاخیر سے تم گناہ میں مبتلا ہو جاؤ۔

یاد رکھو! خدا کے ہاں کی چیزیں اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔

حقوق العباد کی ادائیگی پر زور

لوگو! میں اس خدا کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

بے شک اس نے ہمارے حقوق مقرر کر دیے ہیں۔ تو جس کی پیٹھ پر میں نے تازیانہ مارا ہو یہ میری پیٹھ حاضر ہے بدلہ لے لے۔ جس کو میں نے زبان سے برا بھلا کہا ہو تو وہ بھی اپنا بدلہ لے لے۔ اگر کسی سے میں نے مال لیا ہو تو میرا مال حاضر ہے اس میں سے اپنا حق لے لے۔ یہ مت خیال کرنا کہ اس بدلہ لینے سے میرے دل میں کینہ و بغض پیدا ہوگا۔ یہ بات میری فطرت کے خلاف ہے۔

سن لو! تم میں سے وہی شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے جو اپنا بدلہ لے لے یا معاف کر دے تاکہ میں سکون و اطمینان کے ساتھ اپنے اللہ سے ملاقات کرسکوں اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ اتنا کہہ دینا کافی نہ ہوگا بلکہ مجھے یہ اعلان بار بار کرنا ہوگا۔

لوگو! جس کے پاس بھی کسی کی کوئی چیز ہے وہ اسے واپس کر دے۔ دنیا کی رسوائی اور بدنامی کا خیال نہ کرے کیونکہ آخرت کی ذلت کے مقابلے میں دنیا کی ذلت کم تر ہے۔

دولت خرچ کرنے کے مثبت اثرات

لوگو! جو بچ رہے اسے ضرورت مندوں میں تقسیم کردو۔ ایک صاع غلہ ہی دے دو۔ اگر یہ نہ ہو سکے اس کا آدھا ہی سہی اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ایک مٹھی' آدھی مٹھی ہی دے دیا کرو۔ تم میں سے ہر شخص ایک کھجور یا آدھی کھجور دے کر اپنے آپ کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ کرسکتا ہے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو سائل کو میٹھے بول کے ساتھ رخصت کردو۔ تم میں سے جب کوئی شخص اللہ کے سامنے حاضر ہوگا تو اللہ اس سے کہے گا کیا میں نے تجھے مال اور اولاد کی نعمت سے نہیں نوازا تھا؟ بندہ کہے گا ہاں مالک' تو نے یہ نعمتیں دی تھیں۔ ارشاد ہوگا تم نے کیا کیا؟ اس وقت وہ آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا مگر دوزخ کی گرمی سے بچنے کے لئے کوئی چیز نہ پائے گا۔

پس اے لوگو' کم از کم آدھی کھجور دے کر ہی دوزخ سے بچنے کا سامان پیدا کرلو ورنہ نرم جواب دے دو۔

مجھے تمہارے متعلق یہ خوف بالکل نہیں کہ تم فاقہ کشی کرو گے کیونکہ اللہ تمہارا مددگار ہے۔ میں دیکھ

رہا ہوں کہ ایک عورت اکیلی حیرہ اور مدینہ کے درمیان سفر کررہی ہے مگر خوش حالی اور فارغ البالی کی وجہ سے اسے چور اور ڈاکو کا کوئی خطرہ نہیں۔

لوگو! مرنے سے پہلے سامان سفر تیار کرلو۔ خدا کی قسم ایک دن تم پر موت کی غشی ضرور طاری ہوگی اور تم اپنی بھیڑیں کسی رکھوالے کے بغیر چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔ پھر وہ خدا جسے نہ کسی ترجمان کی ضرورت ہے اور نہ دربان کی' سوال کرے گا کیا تمہارے پاس میرے احکام پہنچانے کے لئے میرا رسول ﷺ نہیں آیا اور کیا میں نے تم کو مال و دولت سے نہیں نوازا؟ اب بتاؤ تم نے کیا کیا کام کئے؟ اس وقت پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں دائیں بائیں دیکھو گے مگر تمہیں کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر سامنے کی طرف نظر دوڑاؤ گے تو تمہیں دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے سوا کچھ دکھائی نہ دے گا۔

پس جو شخص آگ سے بچنا چاہتا ہو اور وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دینے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ کھجور کا ٹکڑا ہی خدا کی راہ میں دے دے اور جسے اس کی بھی قدرت نہ ہو تو وہ "کلمہ طیبہ" کے ورد سے اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکتا ہے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔

لوگو! خیرات کیا کرو اور صدقہ دیا کرو اور یاد رکھو دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پہلے ماں باپ' بہن بھائی پھر قریبی رشتے دار۔ اس ترتیب سے اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اپنے اعمال کی اثر آفرینی

لوگو! اطاعت الٰہی سے اپنے آپ کو آراستہ کرلو۔ قناعت کی شال اوڑھ لو اور آخرت کو اپنالو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم جلد ہی اللہ کی طرف جانے والے ہو اور وہاں اچھے عملوں کے سوا کوئی اور چیز کام نہ دے گی۔ یقیناً تم اپنے اعمال کے ساتھ اللہ کے پاس جاؤ گے اور ان کا بدلہ پاؤ گے۔

اور دیکھو' کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی چمک دمک تمہیں جنت کی بلندیوں سے محروم کردے۔ حق کے حسین و جمیل چہرے سے نقاب الٹی جاچکی ہے۔ شک وشبے کے بادل چھٹ چکے ہیں' ہر شخص اپنا ٹھکانا اور اپنا مقام اچھی طرح دیکھ سکتا ہے۔

بعض اجتماعی جرائم کی مخصوص سزائیں

اے گروہ مہاجرین! میں خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں اس بات سے کہ تم ان پانچ باتوں میں مبتلا ہو:

۱۔ جب کسی قوم میں فحش و بدکاری اعلانیہ ہونے لگے تو لوگ طاعون اور ایسی دوسری دردناک بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں جن سے ان کے پہلے لوگ ناواقف تھے۔

۲۔ جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو وہ قحط سالی' بدحالی' اور حکومت کی زیادتیوں کی مصیبت میں گرفتار ہوجاتی ہے۔

۳۔ جب کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے رک جاتی ہے تو اس سے بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور اور مویشی نہ ہوں تو ایک قطرہ بھی نہ برسے۔

۴۔ جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ عہد شکنی کی مرتکب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمن مسلط کردیتا ہے جو ان سے ہر چیز چھین لیتا ہے۔

۵۔ جب ملک کے حکمران احکام خداوندی کے مطابق کاروبار حکومت چلانا ترک کردیں تو اللہ اس قوم میں پھوٹ ڈال دیتا ہے پھر لوگ افتراق وانتشار کا شکار ہوکر رہ جاتے ہیں۔

دنیا کی حقیقت

جس شخص کے پیش نظر آخرت ہوگی اللہ اسے سیر چشمی اور سکون قلب کی نعمت سے بہرہ ور کردے گا اور دنیا ناک رگڑتی ہوئی اس کی چوکھٹ پر آئے گی اور جس نے دنیا کو اپنا مطمع نظر بنالیا اللہ اسے پراگندہ خاطر کردے گا اور اسے ہر وقت فقر و افلاس کا دھڑکا لگا رہے گا اور یاد رکھو ملنا اتنا ہی ہے جتنا تقدیر میں لکھا جاچکا۔

جان لو کہ یہ دنیا بہت دلفریب و دلنشین ہے۔ اللہ تم کو اس میں غلبہ عطا فرما کر آزمائے گا کہ پھر تم کیا کرتے ہو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور عورتوں کے حقوق تلف نہ کرو اور دیکھو جب کوئی شخص حق سے آگاہ ہوجائے پھر اسے دنیا والوں کے خوف سے چھپانے کی کوشش نہ کرے۔

لوگو! تم گزری ہوئی قوموں کے جانشین ہو۔ تمہارے اسلاف قوت و طاقت میں تم سے بڑھ کر تھے اور وہ بالکل مطمئن تھے کہ اچانک اٹھالیے گئے۔ زمانے نے ان کے ساتھ اس وقت غداری اور بے وفائی کی جب وہ اس پر پوری طرح بھروسہ کرچکے تھے۔ اس وقت قبیلے کی جمعیت اور دولت کی طاقت انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکی اور نہ ان کی طرف سے کوئی فدیہ قبول کیا جاسکا۔ اچانک پکڑ کا وقت آنے سے پہلے زادراہ کا انتظام کرلو مگر تمہیں کیا ہوگیا ہے تم تیار نہیں ہوتے اور کاتب تقدیر نے جو چاہا لکھ دیا۔

اے لوگو! ان انسانوں کی طرح نہ ہوجاؤ کہ جو دنیا کی زلف کے اسیر ہوگئے ہیں' تمناؤں اور آرزوؤں کے طلسم میں پھنس کر رہ گئے ہیں اور بدعتوں کے گہرے سمندر میں ڈوب گئے ہیں۔ انہوں نے اس سرائے فانی سے دل لگایا اور ہر آن اس بدلتی ہوئی دنیا سے اپنا رشتہ اور تعلق مضبوط کیا۔

گزرے ہوئے زمانے کے مقابلے میں اس دنیا کا اتنا تھوڑا سا حصہ رہ گیا ہے جتنا اونٹنی کو بٹھانے یا دودھ کی ایک دھار لینے میں لگتا ہے۔

تم کدھر جارہے ہو اور کیا دیکھ رہے ہو؟ خدا کی قسم' دنیا کا یہ موجودہ وقت اسی طرح گزر جائے گا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔

جس منزل کی طرف تم نے جانا ہے وہ لازوال ہے۔ سو سامان حمل و نقل فراہم کرلو اور زادراہ مہیا کرلو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو آگے بھیج دیا جاتا ہے اس پر اجر ملتا ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا جائے اس پر ندامت کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

دنیا فنا ہونے والی ہے۔ یہ تکلیفوں اور مصیبتوں کا گھر ہے۔ نیک لوگ اس کی طرف مائل نہیں ہوتے اور بروں سے زبردستی چھین لی جاتی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ جو اس سے بے نیاز رہا اور بدبخت ہے وہ جو اس میں کھو گیا۔

جو دنیا سے محبت کرے گا وہ اسے دھوکا دے گی' جو اس کی اطاعت کرے گا وہ اسے گمراہ کرے گی' جو اس کا حلقہ بگوش ہوگا وہ اس پر ظلم و ستم ڈھائے گی۔

مبارکباد کے قابل ہے وہ شخص جو اس سے الگ رہا اور تباہ ہوا جو اس کی طرف جھک گیا۔

خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اللہ سے ڈرے اپنے نفس کو نصیحت کرے گناہوں سے توبہ کرے اور موت سے پہلے اپنی خواہشات ترک کردے۔

پھر تو تنگ و تاریک قبر میں چلا جاتا ہے جہاں نیکیوں میں اضافہ ہوسکے گا اور نہ برائیوں میں کمی۔ اس کے بعد ہمیشہ کی زندگی جنت میں گزرے گی یا دوزخ میں۔

انسانی حقوق کا عہد آفریں چارٹر

اے اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں اور ابتدا کرتا ہوں اس سے جو مکمل خیر ہے۔

لوگو غور سے سنو! میں یہ بات وضاحت سے تمہارے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں' شاید اس سال کے بعد میں تمہیں اس جگہ نہ مل سکوں۔

لوگو! تمہارا خون تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہے یہاں تک کہ تم خدا کے سامنے پیش ہو جیسا کہ یہ دن' یہ مہینہ اور یہ شہر تمہارے لئے قابل احترام ہے۔

بتاؤ' کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کردیا؟ اے خدا تو گواہ رہنا۔

جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اسے اس کے مالک کے حوالے کردے۔

دور جاہلیت کے سودی کاروبار آج سے ممنوع قرار دے دیے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے چچازاد حضرت عباسؓ کی سودی رقمیں معاف کرتا ہوں۔

جاہلیت کے تمام مفاخر ختم کئے جاتے ہیں۔ صرف کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کا عہدہ باقی رکھا جائے گا۔ قتل عمد کا قصاص ضروری ہے۔ عمد کا مشابہ وہ قتل ہے جو لاٹھی یا پتھر سے واقع ہو۔ اس کی دیت سو اونٹ ہیں جو زیادہ چاہے گا وہ اہل جاہلیت میں سے ہوگا۔

لوگو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہوگیا کہ اس سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے لیکن وہ اس پر بھی مطمئن ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اس کے اشاروں کی تعمیل کی جائے گی۔

لوگو! مہینے کو اپنی جگہ سے ہٹادینا کفر میں زیادتی کرنا ہے۔ کافر اس سے گمراہی پھیلاتے ہیں۔ ایک سال جس مہینے کو حلال کرتے ہیں دوسرے سال اسی کو حرام کردیتے ہیں تاکہ جو گنتی اللہ نے رکھی ہے اسے کسی نہ کسی طرح پورا کرلیں۔ زمانہ گھوم پھر کر وہیں آگیا جہاں سے کائنات کی پیدائش کے دن شروع ہوا تھا۔ خدا کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے اور اس نے اسے اپنی کتاب میں لکھ دیا تھا جس دن آسمان اور زمین پیدا ہوئے تھے۔ اس دن سے چار مہینے محترم ہیں۔ تین مہینے تو پے در پے ہیں اور چوتھا الگ ہے۔ ذی قعد' ذی الحجہ' محرم اور رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

لوگو! عورتوں کے تم پر حقوق ہیں اور تمہارے ان پر حقوق ہیں۔ تمہارے حقوق یہ ہیں کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ سلائیں اور تمہاری اجازت کے بغیر ایسے لوگوں کو گھر میں نہ آنے دیں جن کو تم پسند نہیں کرتے اور فحش کام نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو خدا نے تمہیں ان سے علیحدہ ہونے' ان سے الگ سونے اور اعتدال کے ساتھ مارنے کی بھی اجازت دے رکھی ہے اور اگر وہ ایسا کرنے سے رک جائیں اور تمہاری اطاعت شروع کردیں تو ان کا نان ونفقہ اور لباس تمہارے ذمے ہے۔ تمہارے پاس عورتیں قیدیوں کی طرح ہیں' خود کچھ نہیں کرسکتیں۔ تمہارے پاس وہ خدا کی امانت کی طرح ہیں اور تم اس کے نام سے ان کو اپنے لئے حلال کرتے ہو پس ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور ان کے لئے بھلائی سوچا کرو۔

کیا میں نے بات پہنچادی؟ اے خدا گواہ رہنا۔

لوگو! سب مومن بھائی بھائی ہیں۔ کسی مومن کو اپنے بھائی کا مال اس کی مرضی کے بغیر لینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

لوگو! میرے بعد کافر ہوکر ایک دوسرے کے قتل کے درپے نہ ہوجانا۔ میں تمہارے پاس ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس پر عمل کرنے سے تم کبھی گمراہ نہ ہوگے' وہ چیز قرآن مجید ہے۔

لوگو! تمہارا پروردگار ایک اور تمہارا باپ ایک ہے اور تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔ تم میں اللہ کے نزدیک محترم و مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر تقویٰ کے سوا کوئی برتری حاصل نہیں۔

کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کردیا؟ گواہ رہنا۔

حاضرین کو چاہیے کہ وہ یہ باتیں دوسروں تک پہنچادیں۔

لوگو! خدا نے میراث میں ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کیا ہے۔ وارث کے حق میں کوئی وصیت نہیں ہوسکتی اور وصیت ایک تہائی سے زیادہ میں موثر بھی نہیں۔

لڑکا نکاح والے کا ہے اور زناکار کے لئے پتھر ہے۔ جو اپنے باپ کے سوا کسی کو اپنا باپ بنائے یا جو آزاد شدہ غلام اپنے آقا کے سوا کسی دوسرے کے ساتھ انتساب کرے تو اس پر خدا اور اس کے فرشتوں کی لعنت۔ قیامت کے دن اس سے کوئی بدلہ قبول نہ ہوگا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف ﷺ

تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور قیامت کے روز اس سے اپنی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ حکمران سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی' صاحب خانہ مرد سے اپنے گھر والوں کے متعلق باز پرس ہوگی۔ عورت سے جو اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی راعی و محافظ ہے' ان کے بارے میں باز پرس ہوگی اور خدمت گار سے جو اپنے مالک کے مال کا راعی ہے' اس مال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(مسلم)

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

"ہفت روزہ ختم نبوت"

کراچی گزشتہ بیس سالوں سے تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اندرون و بیرون ملک تمام دینی رسائل میں ایک امتیازی شان کا حامل جریدہ ہے۔

زر سالانہ صرف =/350 روپے

رابطہ کے لئے:

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳

ردقادیانیت پر علماکرام کی

سہ ماہی تربیتی کلاس

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علمائے کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- 10 شوال 1422ھ سے سہ ماہی کلاس جاری کی جارہی ہے۔
- جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جدا ئیں سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے حضرات جو امتحان میں باصلاحیت معلوم ہوں انہیں حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات کا موقع دیا جاسکتا ہے۔
- جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
- تعلیم 10 شوال کو شروع ہوجائے گی۔

درخواست ورابطہ کے لئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں

- اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام۔
- اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام،
- اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردقادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں
- چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دار المبلغین کا قیام
- انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب
- ردقادیانیت، نزول مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصنیف و تقسیم

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات، فطرہ کی رقوم بھیج کر تعاون فرمائیں۔

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون: FAX:542277,514122

اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

ختم نبوت سینٹر: 35-STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE : 0207-737-8199